

دوسرا حصہ



ظفر الملک اور میں بھی ڈاکٹر انجم کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ وہ یہ جتنی کہیں فیاض خزان کو ڈھونڈ نکالتے میں ناکام رہا تھا۔ لہذا پڑھو دوڑنا، نین دوڑوں پر۔ دھکی دھکی کر اگر انہوں نے اس کا ہاتھ نہ بٹا تو دونوں کو اس کیس میں جتنی کیے بغیر رہے گا۔ مرنے کو ہیں اور اس کے تیس ساتھی کل کر مائے آگے تھے۔ صرف سات آگے تھے مگر حکومت کے دست و پاؤں سے اپنے تحفظ کی درخواست بھی کر بیٹھے تھے۔

اب سوال یہ تھا کہ انہیں کس خانے میں رکھ لیا جائے ہر چند کہ ان کے خلاف کوئی ریاست تھی مگر مل کا تھا، اس کی بنا پر انہیں ملک دشمنی قرار دیا جاسکتا لیکن پھر بھی وہ اس کیس میں لڑائی کی ہیئت رکھتے تھے فرق بھی ایسے نہیں تھے۔ ہونی تعلیم ہے حلقہ حکومت کو ہاتھ کر دینے کے بجائے خود اس سے نیٹے کی کوشش کی تھی، تاہم یہ کہ قانون اس کی اجازت نہ دے سکتا تھا۔ ہر حال مقامی نظام بڑی دشواری میں پڑ گئے تھے۔۔۔

پھر دیکھو کسی طرح بھی بونے پر آمادہ نہ کیا جاسکا۔ وہ مابقی کوئی نہ کر انھوں نے علاقہ اور کسی کو نہیں جانتی تھی اور اب یہ کی نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہوگا۔

قرآن کی ہدایت کے مطابق ظفر اور میں نے فیاض کو یہاں بٹا ہوا کوئی تاشی رہنا نہیں ہی کے ہاتھوں مرا۔ ظفر مال اب یہ دونوں شہر میں دھکے کھاتے ہوئے تھے۔ ایک پارک میں بیٹھ کر ٹھنکن آگاہ تھے ہونے جیسے تھے۔ اب یہاں مذاق تو اس صاحب کو تلاش کیا جائے۔

”اس وقت کہہ اگر قرآن صاحب مناسب سمجھتے تو ہم اس وقت اپنے سید و موم میں آدم کر رہے ہوتے۔“

”ہیں کیا کہتے ہیں یہ جیسے نے لکھتے انداز میں کہا۔ ظفر کھڑے ہوئے۔ کاندھے سے سینڈوئیں اٹا کر اس کے کانوں پر بٹھائے۔

”اب کیا بھلا کرنا کہیے گا؟“

”کہانی ہے زندہ دل لوگ مغربی طرز کا بھکاری کچھ کر لائے ہیں۔ وہ جانتے ہیں پچھلے بھتے ایک نام ہم نے سنا ہے۔“

”کہانی؟“

”ہیں۔۔۔ کہیں نیا سن آتے ہیں۔۔۔ کہیں کھانا پکا ہوگا۔“

”کیا کہانی ہے؟“

”تم جانتا چاہتے ہو؟“

”اے میں آتا ہوں۔۔۔ جان تو چھوٹے کسی طرح۔۔۔ آج کل میں کلید دوڑ رہا ہوں۔۔۔ وقت ہی نہیں ملتا۔“

”کہاں مارا خراب ہو جائے گا؟“

”کلاسکس ہمارا قومی سرمایہ ہے پورٹائی ٹس؟“

”آپ خدا اپنی قوم پر بھی تو روشنی ڈالے۔“

”قوم ہر حال قوم ہوتی ہے چاہے روشنی میں ہو۔۔۔“

”پاس نہ میرے میں۔“

”ایچھا جو اس بندہ۔۔۔ چلو آؤ۔“

دونوں پارک سے نکل کر گاڑی میں بیٹھے۔ دفتر جیسے تھا۔

”تھکے ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔“

”کیسے معلوم ہوا؟“

”کسی سٹاٹس سرگ پر نکل چلے میرے بیان کی تصدیق ہو جائے گی۔“

”لیکن اس کے بیان کی تصدیق نہ ہو سکی۔ وہ جو صوبہ جاتے متحدہ گائیاں اپنے کچے دیکھتے۔“

”کیا تم بہت زیادہ خائف ہو جیسے؟ ظفر الملک نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ مجھ سے زیادہ آپ خائف ہیں۔“

”کیوں؟“

”میں عقب نما آئیے میں اس لڑکی کو مسلسل دیکھ رہا ہوں جس پر مارے خوف کے آپ تو نہیں صدمہ ہے۔“

”ہوں۔۔۔ کوئی لڑکی ہے کیا؟“

”آخر آپ کو یقین کیوں نہیں آتا کہ لڑکیاں آپ کا پیچھا کرتی ہیں؟“

”میں یہاں خود کو اس یقین و دانی کے قابل نہیں سمجھتا۔“

”واقعہ! آپ یہاں اگر بہت ڈر لوگ ہو گئے ہیں۔“

”ایک بات میری کچھ میں نہیں آتی، جب کہ میں لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں تو کچھ یوں پور کرتے رہتے ہو؟“

”میں دوسروں کو بھت کرتے دیکھ کر خوش ہونے کے لیے پیدا ہوا ہوں۔“

”ظفر نے گاڑی دوسری سرگ پر موڑتے ہوئے کہا۔

”دیکھنا کیا اب بھی ہمارے پیچھے آتی ہے؟“

”بالکل آ رہی ہے پورٹائی ٹس؟“

”خیر ٹھیک ہے؟“

"نہیں... دیکھی ہی ہے... لیکن بلا فائدہ اور اس کے میں معلوم ہوتی ہے۔"

"میں شہنشاہ میں گاڑی روکوں گا تم اس پر نظر رکھو۔"

"لیکن تم تو اپنی سرگاہ کے لیے روانہ ہوئے تھے؟"

"تمہیں خوش ہوئے گا موقع دینا چاہتا ہوں۔ عواد کہیں فیاض مجھے کوئی ہی کیوں نہ مار دے۔"

"کلب کی کیا فائیدیں داخل ہو کر وہ گاڑی پارکنگ سٹینڈ کی طرف لے جائے۔"

"آری ہے۔ وہی مدد۔ شہنشاہ گاڑی پر جیسے خوش ہو کر بولا۔"

"لڑکی کی گاڑی بھی پارکنگ سٹینڈ میں داخل ہوئی۔ چچی شہنشاہ کی ایک خوش شکل لڑکی تھی۔"

"نظر گاڑی سے آگے کر بیٹھ دین دیکھ میں رکھو اس کا کہ وہ قریب آکر بولے۔ اسے بھی ساتھ لے جاؤ۔"

"میں رانٹ نکال کر دوسری طرف دیکھنے لگا... اور غصے لے کر کہا: میرا خیال ہے کہ اس سے قبل ہم کہیں نہیں ملے۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ دیر پہلے کچھ میاں بیک پارک میں ایک بڑا ہی خوب صورت گھر چھپے ہوئے تھے۔ اس کے پے کو میں تھسا سے پیچھے آئی ہوں۔"

"شہنشاہ میں اتنا اچھا نہیں جانتا۔"

"بہت اچھا بھلا ہے ہوئے لڑکی نے آنکھیں بند کر کے سبکی کہی۔"

"اچھی بات ہے۔ میں اسے ساتھ لے چل رہا ہوں۔"

"شہنشاہ: میرا نام کوئی ہے۔"

"میں غصہ... یہ جیس ہے۔"

"اور کچھ تو یہ کہ کلب میں کھڑے رہیں گے؟"

"چلیے، غصہ ایک طرف بٹاتا ہوا بولا۔ لیکن آپ ہاں میں کسی طرح سنیں گی؟"

"تو پھر پیچھے پارک میں چلیے۔"

"سورج غروب ہو چکا تھا۔ دھند کا پھیل رہا تھا... وہ عقیقہ پارک میں آگے بڑھنے کی ایک طرف اشارہ کیا لیکن ابھی بیٹھے نہیں پائے تھے کہ عقب سے آواز آئی۔"

"...؟"

"وہ چونک کر بڑھے۔ ایک قوی سیکل نو جوان ان کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ سٹینڈ پر تیش معلوم ہوتا تھا۔ قریب پہنچ کر رک گیا اور غصہ کو گھومتا ہوا بولا: تو

وہ تم ہی ہو؟"

"میں نہیں بھگیا: نظریے مختار نہ دیکھیں چپکلیں میں نہیں مرنے مارنے پر آمادہ نظر آتے گناہ۔"

"تم ہی کوئی ہو سکا ہے ہو؟ اجنبی غریب۔"

"تمہیں جانو یہاں سے؟ لڑکی مقلی پھاڑ کر مارتی۔ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔"

"جیسا میں غلط تو نہیں کہہ رہا تھا؟ اجنبی نے غصیلے لیے میں کب۔"

"لیکن تم تو ابھی ملے ہیں۔ نظر بولا۔"

"بھواس... میں جیتوں نہیں کر سکتا۔"

"کیا تمہیں یقین دلانوں؟ جیسے اس کے ہاتھ کر کہا۔"

"نہو۔ وہ نظر دھڑا دھڑا کر بولا: "ابھی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

"میں غلط فہمی رفع کرنے کا ماہر ہوں۔"

"نہیں بھگنا کر کے کی دوست نہیں ہے۔ یہ اپنی ٹوسی کو لے جائیں۔"

"تم بڑا بولہ بول رہی تھیں لڑکی نے غصہ لگا کر بیان پکڑ کر بھڑکا دیا۔"

"اب تم کوئی ہو؟ نہیں ہو رہے؟ غصے میں سے کہا۔"

"مجھے پورے کر کے کی کوشش نہ کرو کہ تم اس کے لیے اجنبی ہو۔ اجنبی نے غصہ کو کھلب کھلب کیا۔"

"اجنبی بات ہے۔ ہم بہت دلوں سے ایک دوسرے سے واقف ہیں۔"

"لڑکی نے غصہ لگا کر بیان پھونکا دیا۔"

"تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ بڑے گائیں نہیں زندہ نہ پھوٹوں گا۔"

"اب ہوئی ان کوئی بات؟ جیسے نے نہیں کر کہا۔"

"دھند کی اجنبی پر دھڑ بڑی لڑکی نے اسے بے ہوش کر دیا۔"

"بچے بٹا پالا لیکن جیسے نے اسے ایسا نہ کرنے دیا۔ وہ اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔"

"لڑکی اس پر دھڑ بھڑ چلائی رہی۔"

"ٹوسی... ٹوسی... بھول میں آؤ۔"

"میں نہیں مارا دلوں کی جھبٹ... خود... کتنے...؟"

"وہ ہاتھوں کی طرح زخمی اور اسے نوچتی کھسکتی رہی۔"

"جیسے اپنی ہڈ پر دم کر رہا تھا شاید اس نے تہمت کر لیا تھا کہ اسے بھگتے نہیں دے گا۔"

"لڑکی پر دھڑ بھڑ سی جا رہی ہوئی تھی۔ اپنا کلب وہ زمین

پر گر رہی اور بے مدد ہو گئی۔"

"اجنبی اسے بھڑا کر آوازیں دینے لگا لیکن اس نے آنکھیں نہ کھولی۔ وہ سیدھا کھڑا ہو کر دھند میں گھول گیا۔"

"آپ میں کیا کروں؟"

"ہر کیا جائیں؟ جیسے نے بے پروا والی سے ٹالوں کو پیش دے کر کہا۔"

"تم کوئی بھی ہو خدا کا انت گھر تک پہنچائے میں میری مدد کرو۔ اجنبی نے بڑی کجابت سے کہا: وہ زیادہ تر اس نظر کتنے گناہ۔"

"ہرگز نہیں؟ جیسے اٹھ کر بولا: بے ہوش لڑکیوں ہمارے لیے کی کوشش نہیں رکھتیں۔"

"جیسے جیسے کی مدد کریں گے؟ غصے لے کر بولا کہہ کر کہا۔"

"جیسے لڑکی کی لڑکی اسے یہ تو دیکھ ہی اٹھا کہ لڑکی کو کسی کو جیسے راہ میں داخل ہوا ہوا۔"

"چلو بیٹو! غصے میں کو دھکا دیا۔"

"مجھے بے فکر کر دیجیے پھر اس لڑکی کو دھڑکایے گا۔"

"جیسے آڑ گیا۔"

"یہ کیا بھول سے؟"

"دھند میں غصے میں سے جیسے جیسے پر دھڑا دھڑا دیا۔"

"بھولت ہوئی نہیں ہوں۔"

"تم آخر کیا بول رہے ہو؟"

"مناسب ہی ہے کہ ہم انہیں اسی حال میں چھوڑ کر چھوڑ دیں۔"

"کیا مطلب؟"

"جیسے بچہ کہنے لگا: "والہ خدا کہ لڑکی اسٹینڈ کی ہوئی..."

"جیسے نے دھند میں سے انہیں گھونکی رہی پھر غصہ کا دھڑکایا۔"

"لڑکی بھڑکی ہوئی تھی۔ چلو میرے ساتھ... میں دیکھتی ہوں۔"

"کیا کیا رہتا ہے؟"

"انہیں لے چکے ہیں لے بے ہوش کھولے پھر غصے سے چلی۔"

"وہ غصہ کو کھینچے لیے جا رہی تھی۔"

"جیسے لڑکی بھڑکی رہی کھولے رستہ دھند میں سے لے کر بڑھ کر رہا۔"

"میرا غصہ دھڑا دھڑا... اجنبی بھٹا گیا۔"

"جیسے اسے دھند میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اور غصے

قریب پہنچ کر بولا: سوال تو یہ ہے کہ یہ کھل چھوٹی دیکھ سکتی اور غصے میں آپ کو کہاں لے جائے گی؟"

"اس بے ہوش لڑکی کو کہاں سے پہنچاؤ؟" لڑکی نے غصے لے کر کہا۔"

"میرا لے لے بے ہوش لڑکی! غصہ میں سے بولا۔"

"غصہ لڑکی بڑا نہیں مانتا لیکن اسے ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ آپ کہتے ہیں میں غصے میں غصے میں غصے میں ہے۔"

"بھواس مست کرو۔"

"یہ کون ہے؟ لڑکی نے غصے لے کر پوچھا۔"

"میرا ساتھی۔"

"بالکل سچہ معلوم ہوتا ہے۔"

"اس کے ہاتھ میں ساتھ میں چھوڑ دیا۔ جیسے بولا۔"

"میں اپنے غصے میں اس کا داخلہ بند نہیں کر سکتی۔"

"تو پھر یہ اسے گھر پلاؤ؟ جیسے نے غصہ لگا کر بولا: "بھواس بولنے کو لے کر بولا۔"

"نہیں میرے ہی گھر ملتا ہے گا؟" لڑکی بھڑا کر بولی۔"

"نہیں اس مرد کو بھول کر دھند میں ہوں۔ دوستی کے یہ سنی تو نہیں ہوئے نہیں اس کے بائیں کی بائیں ہو گئی ہوں؟"

"تم اسے نہ دھند میں دو؟ جیسے نے اسے کہہ کر کہا: "لیکن میں اپنے کلب میں داخل نہ کرو تو میرے گھر؟"

"غصہ لڑکی بھڑا کر بولا: "لڑکی غصہ کو بھڑا کر بولی۔"

"جیسے نے لڑکی کو دھکا دیا۔ اجنبی کا اب کہیں بیٹا نہ تھا..."

"اس نے غصہ میں سانس لے لیا اور اسے ادب سے بولا: "لے رہی ہوں۔"

"غصہ لڑکی نے غصہ لے کر کہا: "لیکن گاڑی میرے لیے چھوڑ دیجیے۔"

"میں ہی گاڑی میرے ہاتھوں کی؟ لڑکی نے بھڑا کر بولی۔"

"میں ہی رہا کر کہا۔"

"مذہب... جیسے نے کہا اور رانٹ نکال کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔"

"پھر ہی ہوا غصہ لڑکی کی گاڑی میں جا بیٹھا اور جیسے نے غصہ لے کر سنبھال لیا۔"

علمان ڈھکڑاؤں پر... لڑکی میں دھند ہوا میک آپ میں تھا اس لیے لڑکی... شہنشاہ کہتے ہیں میں غصہ میں رہتا ہوں۔"

49

فرمانے میں کیا حدت کر سکتا ہوں؟ ڈاکٹر داد نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اب اتنا انگارہ بھی نہ رہے کہ بعد میں پھرتا پڑے؟

کیا مطلب؟ ڈاکٹر داد کا لہجہ ناشورل گوار تھا۔

میں غصاں ہوں۔

اور... برعکس... ڈاکٹر داد نے ہنستے ہوئے طویل سانس لی۔ یہ کیا کھیلوں کی سی شکل بنا رکھی ہے؟

نہ صرف ڈاکٹر داد بلکہ پیش فاضل بھی میری تلاش میں ہے۔

ادھر... تو کیا انھم دے سالتے سے تمہارا بھی تعلق ہے؟

نیلے لہجہ کا ظلم میں نے ہی تو لڑا تھا؟

بہت اچھے... تم نے بہت اچھا کیا کہ یہاں چلے آئے۔

مجھے ابھی تک اس ڈاکٹر کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔

مگر ان سے بتائے گا کہ کس طرح اس نے سرکاریوں کے مکرر نہ پرہیز کیا تھا اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ ڈاکٹر ایک برقی نظام کے تحت کام کر رہا ہے۔

خود ہی دور کی کوئی لائے ہو اس کا میں طرے سے قائل ہوں۔ ڈاکٹر داد نے مسکاتے ہوئے فرمایا۔

آپ پیش قدمی... میں نہیں ایسا آپ کو دکھاؤں گا جس میں سوسائٹ کے اندر کوئی لاسکی فریک جوا کسی دیو پر ہوتی ہو فوراً ٹیکٹ ہو جاتی ہے؟

وہ عمران کو آپریشن روم میں لائے اور ایک جانب بڑھتے ہوئے ہوئے۔ یہ سب جتنی لڑائی ہو سکی فریکٹ ہوئی ہے۔

اسی آپریشن کی وجہ سے میرے علم میں آجانی ہیں اور کچھ دھن سے ایک ایسی فریکٹ میں پر لاسکی فریکٹ انفر آئی۔ یہی ہیں جو کہاں گئے۔ اس شہر میں تو کبھی استعمال نہیں کی گئی؟

ڈاکٹر داد نے ایک سوچی آن کیا اور آپریشن کے متعدد ڈائل روٹس ہو گئے۔

یہ میڈیٹ ویس سیکش ہے یہ شارٹ فلن سیکش... یہ شارٹ ٹو... یہ شارٹ تھری... اور یہ مائیکرو ویس سیکش ہے۔

اور اصل وہ انجیلوئی مائیکرو ویس پر نظر آتی تھی اب ڈیکو میں نہیں جاتا ہوں۔ فرخیز کرو میڈیٹ ویس پر اس وقت ہمارا ریڈیو اسٹیشن کوشل سروس نشر کر رہا ہے یہاں سے ریڈیو اسٹیشن کا نشان حاصل ہو گا؟

بہت اچھا۔ عمران نے جواب دیا۔

سمت...؟

خانہ مشرق

میں اب تک بالکل صحیح فاصلہ اور سمت معلوم کر رہے ہوں۔

ڈاکٹر داد نے دوسرا سوچا۔ سن کر بے ہوش تھا۔ اس ڈائل پر فاصلہ دیکھو۔

گیارہ میل۔ عمران بڑبڑایا۔

اور اس ڈائل پر سمت دیکھو۔

مخوب مشرق۔ عمران نے طویل سانس لی۔

اس میں بہت فرق نہ پڑا؟ ڈاکٹر داد نے دھن سے دھن سے پوچھا۔

آؤ کہتے ہوئے کہا۔ مائیکرو ویس پر کسی قسم کی تحریک یہاں کے بے بالکل ہی چیز تھی اس لیے میرے ایک اسسٹنٹ نے اس کا آقا عدد دیکر ڈاکٹر کا بے میں نہیں وہ بھی دیکھا تھا۔

ڈاکٹر داد عمران کو پھر بتائے اس میں وہاں لائے اور اس اسسٹنٹ کو طلب کیا۔ یہی ڈاکٹر آپریشن روم میں کر رہے تھے۔

اُس سے مائیکرو ویس کی لائی کے بارے میں سوال کیا۔

یہاں سے فاصلہ سا مائیکرو تھا۔ اسسٹنٹ نے جواب دیا۔ اور سمت شمال مغرب۔

اسسٹنٹ کے پچھ پچھانے کے بعد عمران بولا۔ سمت اور فاصلہ بالکل درست معلوم ہوتے ہیں۔ مٹی پر پڑا ڈاکٹر کی کوئی بھی ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ہیں۔ ڈاکٹر انفر کی علامتیں کوئی دیکھ چکے ہیں۔ مل گئی ہیں۔ پر کنٹرول روم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

ابھی اعلان میں کہیں اور تلاش کرو۔

مٹی میں جاری ہے لیکن اب آپ کو یہ تکلیف کتنی پڑے گی کہ مائیکرو ویس سیکش پر وقت دیکھا جاتا ہے؟

مافوق... یقیناً۔ ہم بالکل بے فکر رہو۔ ڈاکٹر داد دوسرا کر رہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ اس فاصلہ کی نقل و حرکت کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہو سکے؟

میں صرف اس کے سفر کا یہاں سے فاصلہ اور سمت ہی معلوم ہو سکتی۔ وہ بھی اگر سوسائٹ کے اندر واقع ہو۔

عمران کی سوچی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر داد بولے۔ اگر وہ کوئی مہیوئی تکلیف ہے تو اس کا تکیہ قیام ہونا ضروری ہے۔ فوٹو ڈینا کا ایک بہت برا حشر اس وقت مہیوئی گرفت میں ہے لیکن پھر بھی بہت جتنا کچھ ہو سکے اس کے خلاف ضرور کریں۔

عمران کو بڑبڑایا۔

ڈاکٹر داد کی خبر پر کچھ سے غلط فہمی کا پھیل چکا تھا۔

کڑی کی ہنسنے ہی والا تھا کہ جیسی ڈاکٹر پر اشارہ ہو سکتا تھا۔

ایلو... ایلو... جھنڈا راہداری تک؟

ایلو... اسٹ ان آئی؟

ایک دلی غفرت مل رہی ہے۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔ وہ اسے کہیں نے جاری ہے اپنی گاڑی میں جس نے ان کا تکیہ کر رہے ہے اس وقت ہم پر مٹیو ویس پر ہیں اور وہ؟

تقاب جاری رکھو اور کچھ سوچ کر رہو۔ اور؟

عمران نے ڈاکٹر صاحب میں ڈائل کر گاڑی اسسٹنٹ کی اور خبر دے گا کہ پھر پھر ڈاکٹر صاحب پر ہو گیا۔

کچھ دھن سے کے بعد حضور نے پھر رابطہ قائم کیا تھا اور اسے بتا رہا تھا کہ اب وہ کسی راستوں سے گزر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عمران خبر پوچھ گیا۔

ڈاکٹر نے گاڑی ایک حالت کے سامنے روک دی اور غور سے بولی۔ چلو آؤ۔ پھر تمہارا وہ کچھ راستی باہر ہی۔

ظہر ہے گا۔

میں نے گاڑی قریب ہی روکی تھی۔ وہ دونوں آتے تو اس نے بھی بہت سے پچھ پچھانے لگا۔

کہہ نہیں سکتا کہ انھوں نے اس سے کہا۔

کیا آپ سوچ رہے ہیں؟

غفرت کر رہی۔

جس نے اسے فیصلی نکلنے سے دیکھا تھا لیکن پھر کچھ نہیں بولا تھا۔

ظہر ڈاکٹر کے ساتھ عمارت میں داخل ہوا۔ ڈاکٹر شہیت ہو گئی کی رائٹنگ کا معلوم ہوتی تھی۔

تمہارا راستی پور فوٹو میں کیوں رہتا ہے؟ ڈاکٹر نے غور سے پوچھا۔

اس نے کہیں تو اب ڈاکٹر ہوں؟

کہیں کے تو اب ڈاکٹر ہو؟

بیکار مری بیماری ریاست کا نام ہے۔ کیوں؟

جانتے ہو نہیں یہاں میں کیوں لائی ہوں؟

جاننا نہیں؟

کا جانتے ہو؟

بعد کر وہ؟

میں کل کر کہا تھا کہ یہ وہ شکاری۔

کہا کچھ جلدی سے تا کہیں دوسرا کام نہ بچوں؟

میں محض اس کی خدمت میں لائی ہوں۔ چلو ہمارے شہر میں؟

وہ کون تھا؟

ایک احمق... مجھے ایسے لوگ ڈاکٹر نہیں کہ ان سے اخلاق سے پیش آؤ تو فوراً غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اور کچھ پسند کر رہی ہوں اسے کل کر کہا جاتی ہو؟

لڑکی جس کو میں؟ دلچسپ آدمی معلوم ہوتے ہو؟

یہ وہ دلچسپ... اب اپنا بہت دور؟

میں ڈاکٹر صاحب کی جتنی تعریفیں کر رہی ہوں؟

ظہر نے طویل سانس لے کر کاندھے سے سینڈ گھسٹا کر ادا کیا۔

اور ایک دھن سے پھر دی وہ اس سے دو ٹوک کے فاصلے پر کڑی ہنر کر رہی تھی۔

ڈاکٹر کوئی شہر کی ہی چیز غفرت کی گردن سے آگئی۔

اس کا ہاتھ لگ گیا۔

پشت سے آواز آئی۔ میں ڈاکٹر صاحب کے اپنے ہاتھ اور ہاتھ؟

ظہر نے چپ چاپ تعین کی۔ لڑکی سامنے کھڑی اسے گھورتے ہوئے تھی۔ والا بڑی پھرتی سے سامنے آگیا۔

اس کے ہاتھ میں دیوار پر مقادیر دی گئی تھی۔

ٹپ ٹاپ کے گھنٹی پارک میں لڑکی کا جھلکا ہوا تھا۔

مافوق کر رہے وہ سمت؟ ظہر ہاتھ اٹھاتے ہوئے نرم لہجے میں بولی۔ ہم دونوں آتے ہی ہیں؟

تم اسے کہا جاؤ۔ مجھے تو عمران کا پتا ہے؟

کر رہا اور ظہر نے طویل سانس لی۔

لڑکی اب اس کے برابر کھڑی تھی۔ اس نے ابھی سے کہا۔

اس کا راستی باہر ہو رہا ہے؟

اس کا راستی باہر ہو گیا ہے۔ ابھی بولا۔

وہ سب کہہ رہا تھا؟ ظہر نے بے پروائی سے کہا۔

لیکن میں نہیں جانتا کہ عمران کہاں ہے؟

بڑی سفاکی سے قہقہہ دینے لگی۔

میں واقعی بڑی دشواری میں پڑ گئی ہوں؟ ظہر غصہ سے سانس لے کر بولا۔

کچھ دار معلوم ہوتے ہو؟

نہ ملنے پر بے ہوش کر کے کہیں اور پہنچا دیا جاتا۔ اس کام کے لیے ایک بہت بڑا سیلا بھی یہاں موجود ہے۔ اور آپ ایسے عقل کے ذہن ہیں کہ ان آسانوں کے باوجود بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے ہیں۔

"میں کیا کرتا؟"

"لڑکی کے عین خود کمرے میں بند ہو کر بیٹھ رہتے؟"

"جانیے کیا کرتا؟"

"لڑکی اب ان لوگوں میں جاتے پر حاضر نہیں۔ اس سے بہتر موقع اور کوئی بھی نہیں ملتا تھا۔ لاش کو تھیلے میں بھر تے اور کچھ شرابی دوڑتے تک لے جاتے لڑکی کو... دروازے کے قریب چھوڑ کر خود اندر چلے جاتے... لڑکی سیلا ان لوگوں کے حوالے کر کے کبھی اسے لے جاؤ ہم دونوں بعد میں آئیں گے۔"

"استاد پھر اسٹاپ ہے؟ ظفر خوش ہو کر بولا۔

"جی ہاں نہیں چلو کام کرو۔ اسی کو یہ دیکھنا ہے کہ خون تھیلے کے اوپر نہ پھولنے پائے... خیر سیلا لاؤ۔ میں لاش کا انتظام کرتا ہوں اور تم لڑکی کو اس کام پر آمادہ کرو۔ عمران نے کہا۔

"ظفر کمرے سے چلا گیا عمران لاش کا خون صاف کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسے تھیلے میں بٹھوٹے سے بٹھتے۔

"لڑکی آمادہ ہوگئی؟ ظفر بولا۔ خوب آئے پسند آتی ہے یہ ضروری نہیں تھا میرے ساتھ وہ دونوں بھی جاتے؟"

"نصیب ہے؟ عمران سر ہلا کر بولا۔ یہ کام تم آئیں تو چلا تم لڑکی کو سائیکویشن پہنچا دیتا... اور خود بھی رات بھر وہیں تمام کرنا وہاں ہی ہر جاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ وہ لوگ زمین کو گھسے ہیں اسے بھی دیکھنا ہے۔"

"نہیں...! ظفر چونک پڑا۔

"وہ تم سے زیادہ بڑا گدھا ہے... اچھا نا نا...؟ وہ صبر دہرائے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جیس کہ ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک سٹون سے بندھا ہوا اٹھرایا یا انداز اس طرح پائیں جھپکائیں جیسے خواب دیکھ رہے ہو۔

"کیا کوئی کلاسیکل حرکت ہوگئی ہے؟ وہ آہستہ سے بڑبڑا کر چاروں طرف دیکھتے لگا۔

کسی قمارت کے اندر وہی برآمدے کا سٹون تھا جس کے آگے چہار دیواری تھی اور وہاں ایک زیادہ قوت کا بلب روشن تھا۔

"یامنگیہ! عجیب میں تو... وہاں تھا۔ کلاسی؟ وہ پھر بڑبڑایا۔ کچھ دیریں خواب میں قلم پوٹھ پوٹھ کر رہا تھا۔ لیکن جلد ہی یہ ظہر بھی ٹوٹ گیا وہ آدمی بائیں جانب والے دروازے سے برآمدے میں داخل ہوئے۔

"عمران کہاں ہے؟ ایک نے اسے مخاطب کیا۔

"مجھے اپنے ہی بارے میں کچھ نہیں معلوم ہے عمران کے حلقی کیا بتا سکتا ہے؟"

"بڑبڑا کر وہی جوابی گئی؟"

"کس کی؟"

"نہیں ہی...؟"

"غیر... میں سمجھتا تھا ان کی... مجھے یونہی بندھا رہے دو لیکن یہ بہتر آواز کر کے ان کی کوئی کتاب تھا وہ پھر ٹیڑھ سے کچھ نہیں پوچھ سکتا۔

"دوسرے نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر اڑا ہاتھ مارا۔

"سینے پر بھی؟" جس نے بڑے سکون سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ؟"

"یارا غریب کی رسالت کر لو یا اندوہ... سخت جاہل معلوم ہوتے ہو؟"

"ایک ہاتھ پھر پڑا اور سامنے ہی کہا گیا۔ "عقرب" تھپاٹ سامنے ہی پہنچنے والا ہے۔

"یہ پتلی بھی بات ہے؟ جس کے پیچھے میں سکون پر خود قائم رہا۔

"کیا خیال ہے؟ وہ عمران کے شکلفے سے واقف ہوگا؟

"ہونا تو چاہیے؟ جس نے جواب دیا۔

"دفعہ تین آدمی ایک بڑا سیلا اٹھانے بائیں جانب کے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔

"سیلا فرش پر رکھ دو یا گید۔

"اسے بھی تھیلے سے نکال کر رابر والے سٹون سے باندھ دو؟ ایک آدمی بولا۔

"لیکن تھیلے کا کٹہر کھلتے ہی جس پر تہہ دکنے والے دونوں آدمی بڑی طرح بوکھلا گئے۔

جس نے بھی اسے دیکھا یہ تو دیوہ... تاہم اس نے لوسس کے سٹون میں ان سے بھگڑا کیا تھا لیکن اب زندہ نہیں معلوم ہوتا تھا۔

"لاش تھیلے سے نکالی گئی۔

"سیلا لانے والے بھی بدحواس نظر آنے لگے تھے۔

"یہ تو... باکس ہے؟ ان میں سے ایک کی کہان سے مشکل نکلا۔

"اچانک کوئی دیوار پر سے جھپٹ کر کودا اور وہ سب اچھل پھسکے۔ گدھے والے کے ہاتھ میں اشتہیہ چار پارچی کارواں تھا۔

"وہ اٹھیں کر کرتا ہوا بولا۔ اسے کھول دو... اور بقیہ لوگ اپنے ہاتھ اٹھانے لگے۔

"جیس اس آٹھیں پہاڑیہاں اس خدائی کو جہاد کو دیکھ رہا تھا لیکن یاد نہ آسکا کہ پہلے بھی کہیں دیکھا ہو۔

"یہ بھی کلاسیکل ہی ہوتی ہے۔ وہ اس وقت بڑبڑایا۔

"جس ایک آدمی اسے سٹون سے کھول رہا تھا۔

"جس کے آواز ہوتے ہی لو واردے اس سے کہا۔

"اب تم ہی رستی کے چھوٹے چھوٹے گھڑے کرو... اور ان سب کے ہاتھ پشت پر باندھ دو؟"

"اس کام میں بندہ میں منٹ صرف ہونے لگے... اس کے بعد میں نے نو وارد سے پوچھا۔ مجھے کس طرح سے چاہو گے؟"

"گدھے کی پشت سے باندھ کر؟ جواب ملا۔ اس بازو میں نے عمران کی آواز پہچان لی تھی۔

"واقعی کوئی سبیل؟ وہ دانت نکال کر بولا۔

"بابر تھپائی گاڑی موجود ہے۔ رنو پٹر ہو جاؤ؟"

"کوئی سبیل یقیناً ہوتی ہے آپ... سبحان اللہ؟"

"نیگرو کی کے پتھر کھینکو... غر نہیں... میں جب رہا ہوں؟"

"کہا بات ہوئی جناب عالی؟"

"ایک منٹ صبر... میں ابھی آیا۔

"وہ چہاڑی بٹھوڑی دیر بعد وہاں آیا... اور قیدیوں کے اندر انکس کے بارے میں پوچھنے لگا۔

"ہم کسی ذرا انکس کو نہیں جانتے؟ ایک آدمی نے کہا اور اس کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہم تو ناپ صاحب کے

ملازم تھے اور انہیں عمران نامی کسی آدمی کی تلاش تھی۔

"کیا یہ نہیں رہتا تھا؟"

"جی نہیں... ان کی کوئی عائلیہ رشتہ ہے اور نیکل لان کہلاتی ہے؟"

"لوہی سے اس کا کیا رشتہ ہے؟"

"ہم نہیں جانتے؟"

"وہ جس کو ایک طرف لے جا کر بولا۔ اب تم چلتے چرتے نظر آؤ گے۔ اس مال قیمت کے لیے کہیں فیاض کو فون کر دیا ہے؟"

"یہ تو اچھا نہیں کیا آپ نے جناب عالی؟ جس نے پھر تشویش لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"اب ہم پر ان کا بازو بڑھ جائے گا۔ اصل ہم دونوں آپ کی کوتاہی کرتے پھر رہے تھے۔ کین صاحب نے تمہارا ہتھاکر اس پر اسے آپ کو نہ ڈھونڈ نکالا تو ہم بھی اس کیس میں شکی کر کے ہاتھ لگے؟"

"حلقی ہو جانا؟ عمران نے بے پردائی سے کہا۔

"یہی کہ ہم دونوں جیل چلے جائیں گے؟"

"کیا حق پڑتا ہے۔ اب رنج ہو جاؤ میں نہیں چاہتا۔

"نیاس تمہارے نکل جانے سے بیٹھے یہاں بیٹھے؟"

"اوکے سر... جس پیشانی کو اتھ گھارو ٹال سے بھل بھاگاتا۔

"گاڑی اور خود تھی، پھر بھاگے نوٹر کر دیکھنے کی بھی... رحمت گوارا نہیں کی کہ اب وہ گھر نہیں جاتا چاہتا تھا جلدی میں عمران سے ظفر کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکتا تھا اس سے متعلق اسے شورش تھی۔

"بھلا کلاسی ایک جگہ ایک تمام کی دکان کے سامنے روکی اور داڑھی مونچوں کی صفائی کا مشورہ بنا کر دکان میں داخل ہو گیا۔

کہیں فیاض تھا ہی رونا ہوا تھا کیونکہ عمران نے فون پر اس سے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ فلاں مقام پر موجود ہے اور اس سے ملنا چاہتا ہے۔ فیاض نے بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ کر گاڑی روکی۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا ملا تھا۔ اندر داخل ہوا اسے روشن تھے لیکن کہیں بھی کوئی دکھائی نہ دیا۔ مڑوں سے نکلا

بیرونی پرکھنے میں پہنچا۔

پھر اسی غرض پر پہنچے نظر آئے لیکن ان میں ایک لاش بھی کوئی کسی بغیر نام پر لٹکی کی لاش پانچ کوئی دیکھی تھی۔ جن کے لاش پلٹ پلٹ پر بندھے ہوئے تھے۔ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ کچھ دیر بعد اس نے سوال کیا تھا۔

"ہم نہیں جانتے" جواب ملا۔

"تو کون ہے؟"

"غائب صاحب"

فیاض کسی سوچ میں پڑ گیا پھر انہیں وہیں چھوڑ کر اس کمرے میں آیا وہاں توں رکھا تھا اس علاقے کے متعلق کے نمبر ڈائل کیے اور انچارج کو ہیست کے ساتھ وہاں پہنچنے کی ہدایت دی۔

والہی برائے قیدیوں سے پوچھ کر شروع کی۔ "ہم غائب صاحب کے ملازم تھے" ایک نے جواب دیا۔ انہیں عمران نامی کسی شخص کی تلاش تھی اس کے لیے وہ قفلاؤں میں پانی دو آبیوں کے پیچھے لگے تھے۔ نظر کو وہ خود لگے تھے اور زمین کو ہم یہاں اٹھا لائے تھے۔

"نظر کو وہ کہاں لے گیا تھا؟"

"عالمگیر پورہ پر رینگل لاش ہے۔ غائب صاحب کی کوٹھی پر اسے ہی آدمی رینگل لاش کی پلٹ پر اس پتیلے کے منظر تھے۔ اس میں نظر کو محال ہے پوچھی لانا تھا تبھی کیا تو اس میں لٹکی ہوئی تھی ہاں کی لاش پھل۔"

"جیسں کہاں گیا؟"

"دیوار سے ایک خوفناک شکل والا آدمی کو دیکھا اس نے جیسں کو گھول کر ہٹکا دیا اور ہم لوگوں کو باندھ کر خال دیا۔"

"خوفناک شکل والا؟"

اتنے میں باہر سے پولیس کار کے سائرن کی آواز آئی اور فیاض انہیں دیکھ کر صدمہ دروازے کی طرف آیا۔ علاقے کا اسٹیشن انچارج گاڑی سے آخر تھا فیاض انہیں ہدایات دینے کے لیے باہر نکلا ہی تھا کہ مکان کے اندر زبردست قسم کے دھماکے کی آواز سنئی۔

فیاض جھپٹ کر پولیس کار کے قریب پہنچا اور مسنگ ہواؤں نے انہیں کاندھوں سے اتار کر پوزیشن لے لی۔ انچارج نے بھی بولسٹرے دیوار اور کال یا تھا۔ انہوں نے کھلے ہوئے دروازے سے گہرے دھماکے کا بادل باہر نکلتے دیکھا۔

ایک ایک نمائش نے مکان کے عقبی دروازے کی طرف دوڑ گئی لیکن اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دروازے کے قریب کھڑی ہوئی جیب فرمے ہوئے جھڑکی آگے بڑھی تھی۔

"خبردار... وہ ڈھول مار دوں گا وہ فیاض ملتی پھاڑ کر دھاڑا لیکن فوراً ہی کھلنے لگا کیونکہ دوسری دھواں ہی دھواں تھا۔

جھپٹ میں کی جتنی شروع ہوئیاں بھی ہوئی تھیں... اندھیرے میں غائب پوچھتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب دھماکوں کے بادل چھٹ گئے تو وہ لوگ مکان کے اندر پہنچے۔ پانچوں قیدی بے ہوش پڑے تھے لیکن لاش غائب تھی۔

فیاض نے دلیری دل میں عمران کو ایک ٹھنڈی سی گال دی اور سوچے لگا۔ اگر مردودے توں پر نہ ٹھٹک کی بات کی ہوئی تو وہ تنہا کیوں آتا۔ اتنی دیر میں لٹکی کر لاش کو کوئی اور اٹھا لے جاتا۔

اس نے وہیں سے اپنے ایک ساتھی کو بھی گھیر لیا۔ کو توں پر ہدایت دی کہ رینگل لاش کو فوری طور پر گھرے میں لے کر اس کا استخار کیا جائے۔

ان پانچوں قیدیوں کو مٹاتے کے اسٹیشن انچارج کے حوالے کرتے ہوئے کہتا تھا انہیں حوالہ دے میں رکھا جائے۔ ان سے کسی قسم کی پوچھ گچھ نہ کی جائے۔

صدمہ دروازے سے متعلق نہیں تھا وہ چار ساتھیوں کے ساتھ اندر داخل ہوا عمارت کی تلاشی شروع ہوئی۔ لیکن کہیں بھی کوئی ایسی علامت نظر نہ آئی جس کی بنا پر کچھ دیر قبل کیے جانے والے قتل کا ثبوت فراہم ہو سکتا۔

کوئی ایسی دستاویز بھی ہاتھ نہ لگی جس سے غائب کی شخصیت پر روشنی پڑ سکتی۔ تلاش جاری رہی تھی کہ برابر دوسرے کمرے میں توں کی گھنٹی بجی۔

فیاض جھپٹ کر وہاں پہنچا تھا ریسورٹا شکار خاص الزمری نے بھی میں بیٹھ لی۔

"الزمری نے کوشش کر دو؟ دوسری طرف سے عمران کی آواز آئی۔

"خدا نہیں غارت کرے" فیاض دانت ہیں کر لولا۔ "تم کہاں ہو؟"

"اب ہوائی کی طرح کوٹنے بیٹھ گئے؟"

"کیوں مجھے ذہیل کر رہے ہو؟" فیاض نے بے بسی سے کہا۔ "نظر اور جیسں قتل نہ ہو وہی وجہ سے ڈھواں میں پڑے ہیں؟ عمران نے کہا۔

"وہ دونوں اب کہاں ہیں؟"

"میں نہیں جانتا؟"

تو اس کا یہ مطلب ہے کہ نظر ہی نے وہ لاش نیپیل میں پھونس کر دیوں بھجوائی تھی؟

باعتدال لگی ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اچھا تو سنو فیاض لاش کا علم تمہارے اور ان پانچوں آدمیوں کے علاوہ اگر کسی کو بھی نہیں، لہذا انہوں کو چھوڑ دو۔ کیا تمہیں علم ہے کہ کس نے وہاں سے لاش اٹھائی تھی؟ ان میں جانتا ہوں اور ان کی اسی حرکت کی بنا پر یہ جان گیا ہوں کہ لاش کہاں لے جاتی تھی ہے۔

"قرب تو ٹھیک ہے؟"

"ان پانچوں کو اس دھمکی کے ساتھ رہا کر دو کہ اگر انہوں نے کسی سے بھی غائب کی تلاش کا ذکر کیا تو سیدھے پھانسی کے تختے پر تلک پہنچیں گے؟"

"آجسہ کیوں؟"

"اچھا تو پھر انہیں گلے کا لٹر بنائے غائب کی تلاش کو دھمکوتے پھیر دو۔"

"تم تو جانتے ہی ہو کہ لاش کہاں ہے؟"

"جان میں... وہاں تو اب اس کی راکھ بھی شے کی نہیں۔ ٹھہری لگی سچی آگے جھم کر گئی؟"

"تو کیا بجلی گھر...؟"

"بس تاؤش... دوسرا غلظت ہاں سے نہ نکلتے ماپے کام سے کام رکھو یہ سلطان کے گلے کا کیس ہے؟"

اور وارنہ کھلا اور ایک آدمی کھانے کی سڑی دھکیلتا ہوا
 کمرے میں داخل ہوا۔
 "م... مسٹر ٹفر کہاں ہیں؟" لوسی نے غصہ سے آواز میں
 اس سے پوچھا۔
 "میں کسی سڑے ٹفر کو نہیں جانتا... آپ کھانا کھا لیں۔"
 "م... میں... انہی کے ساتھ آئی تھی۔"
 "یہاں کوئی کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا... سب
 اپنی اپنی زندگی انجام دیتے ہیں۔"
 "یہاں کا مالک کون ہے؟"
 نووارد نے کوئی جواب دیا۔ کھانے کی سڑی وہیں چھوڑ
 کر باہر چلا گیا۔ ٹفر نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ کمرے ہی تک
 محدود رہے۔ دروازہ کھول کر دوسری جانب دھنکے کی بھی
 اجازت نہیں دی تھی۔
 اس نے اٹھ کر ٹفر کو اسکا کھانا کھایا اور پھر آرام گری پر
 جا لی۔ اس کی کوئی چیزیں نہیں آ رہی تھیں کہ کسی قسم کے نوکریں آ
 پسلی ہے۔
 کچھ دیر بعد وہ نیند کے غلبے کا مقابلہ کر سکی۔ پتا نہیں
 کب تک سوئی رہی۔ پھر بھوکے ہانے پر جاگ۔
 وہ بھی تھی ٹفر جو کھانے اس کی بجائے کوئی اور تھا۔
 اس نے جھک کر دیکھا تو اسے اپنے ہی لوسی سے کہا: "پتہ چپ
 یہاں سے نکل چلو۔"
 "کہاں؟... تم کون ہو؟"
 "کوئی دوست ہی یہاں اس قسم کا خطرہ مول لے سکتا ہے۔"
 "ٹفر کہاں ہے؟"
 "اے آج میں مجھ کو... وہ دوست نہیں ہو سکتا۔"
 "تم میرے لیے بالکل اجنبی ہو۔"
 "اچھی بات ہے تو پھر پولیس ہی تمہاری مزاحمت کرے گی
 کہے گی ٹفر گرفتار کیا جا چکا ہے۔ غلبہ کی لاش پولیس کے
 ہاتھ لگ گئی ہے۔"
 "تمہیں کس نے بھیجا؟"
 "کیا اب بھی یہ بتانے کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ نووارد
 نے بے حد تعجب لہجے میں کہا۔
 لوسی نے اسے غصہ سے دیکھا۔ صورت سے اقل حد سے
 کا احمق معلوم ہوتا تھا۔
 "اچھا... چلو وہ اٹھتی ہوئی ہوئی۔"

نووارد نے کہا: "میرا ہاتھ کھلاؤ... میں لائٹ آف کرے
 جا رہا ہوں، باہر بھی اندھیرا ہے۔"
 اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تاریکی میں ڈیر تک چلتا پڑا
 پھر وہ کھلے آسمان کے نیچے گر گئے۔
 یہاں وہ ایک بند گاڑی میں بیٹے گاڑی کوئی لوٹنے لگو
 کر رہا تھا۔ گاڑی کا ریسٹر اس کے سر پر تھا۔ معلوم ہوتا تھا اور
 پوری طرح روشن تھا۔
 وہ حیرت سے نووارد کو دیکھ جا رہی تھی۔
 "اب تم مجھے کہاں لے جاؤ گے؟"
 "کسی محفوظ جگہ پر۔"
 "کیا ٹفر نے پولیس کے سب کچھ انکوائیا ہے؟"
 "ہاں اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ غلبہ تباہی
 چلائی ہوئی گاڑی کا شکار ہوا تھا۔"
 "میرے خدشوں میں کیا کمری؟"
 "خدا اس سوال کا جواب دیتے نہیں آئے گا۔ لہذا میری
 بات پر کان دھو۔"
 "کہو... کیا کہنا چاہتے ہو؟"
 "کچھ بھی نہیں۔"
 "کیا بات ہوئی؟"
 "سب کچھ بھول جاؤ۔ جیسے کچھ بھولی نہ ہو۔"
 "تم آؤ تو کون؟"
 "وہی جو، ایک شخص جو تم دونوں کو۔"
 "نہیں... لوسی بوکھا کر کھڑی ہو گئی۔
 "یقیناً کرو۔"
 "تم عمران نہیں ہو سکتے۔ وہ شاید کوئی بہت ہی نوکرا
 آئی ہے۔"
 "خدا خواہ۔"
 "جس سے اس قسم کے لوگ غافل ہوں۔ وہ خود کیا ہوگا
 کہی تم نے اپنی شکل بھی دیکھی ہے آجیے میں۔ لوسی جس بڑی
 روڑ دیکھتا ہوں کوئی اور خود راہی شیو کر جاتا ہے
 نووارد نے احمقانہ انداز میں ہنس کر کہا۔
 گاڑی کی جگہ لڑی اور اس کے لیے غصہ دروازہ کھولا
 اس سے قبل ہی انہی نے احمکی روشنی بجھا دی تھی۔
 "چلو اترو اس نے لوسی سے کہا۔
 دونوں نیچے اترے۔ گاڑی کا دروازہ بند کر گیا۔

اور پھر دوبارہ اس سڑے کو کمرے پر گئی۔
 وہ کمرے کی تاریکی میں کھڑے تھے۔
 "ہم کہاں ہیں؟" لوسی نے پوچھا۔
 "کیا تم سڑے کی لہروں کا خور نہیں بن رہی؟"
 "اوہ... سبکی کیوں؟"
 "شیر کے ہنگاموں سے وہ دم زیادہ خوش رہ سکیں گے۔"
 "کچھ رنگ... کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟"
 "میں عمران ہوں اور کچھ تک خود میری کچھیں بھی نہیں
 اس کا کمرے کیا چاہتا ہوں۔"
 "فعلوں بائیں دست کرو۔ تم عمران نہیں ہو سکتے۔"
 "مادہ کوئی کیا رکھا ہے ان باتوں میں مقدمہ تو یہ ہے
 کہ تم پولیس کے ہتھے دے پڑے۔ پانچ ایک میلرز کی ایک
 پٹری سے بھی تمہارا چھٹکارا ہو جائے۔"
 "کیا عمران کی تنظیم کا سراہ ہے؟"
 "ایک میلرز کی بہت بڑی تنظیم کا سراہ... اور
 لفظ ملک اس کا آلہ کار ہے۔"
 "تو عمران نہیں ہو؟"
 "عمران نے ہنس کر کہا: "میں تو مذاق کر رہا تھا۔"
 "یہ تم کون ہو؟"
 "... لوسی؟"
 "یہ کیا نام ہے؟"
 "ایک بے معنی نام ہے لیکن ہے زور دار... جیسے ہمارا
 لہجہ آگرا ہو۔"
 "تو کیا اب ہم ہیں غلبے میں گئے؟"
 "نہیں چلو۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بڑھاتا ہوا ہوا۔
 لوسی کو موسیٰ بورتھا تھا، جیسے وہ تشیب سے اُدھر بجا
 ہے۔
 "لوسی کی دیر میں سانس پھول گیا اور وہ ٹانہ پٹی ہوئی
 ہاتھ لگاتے ہی اس کے لیے سڑے سے کوئی قصور مندی
 نہ تھی۔
 "اس... بس بیٹے کے ادھر ہیں پناہ مل جائے گی۔ اجنبی
 اس کے دوسری طرف تشیب میں کہیں کہیں قدم
 لگاتے تھے۔
 "شاید ہم لائٹنگ کے اس پاس ہیں۔ لوسی

بول پڑی تھی۔
 "آج میرے میں بھی پہچان لیا... کہاں ہے؟"
 "یہاں غلبہ کا بھی ایک ہنٹ ہے۔ اکثر ادھر آتی ہوں۔"
 "ہوگا۔؟" اجنبی نے بے پروائی سے کہا: "میں تو نہیں
 اپنے ہنٹ میں چل رہا ہوں۔"
 "لوسی بکھر ہوئی، بیٹے سے آخر کار روشنیوں کی طرف
 بڑھتے رہے۔ بالآخر ان کی ہستی میں پہنچ کر اجنبی نے ایک
 ہنٹ کا قتل کھولا۔
 "کچھ دیر بعد کمرے میں لوسی کی مدد میں روشنی میں وہ
 دونوں ایک دوسرے کو غور سے جا رہے تھے۔
 "دفعہ لوسی مسکرائی اور اجنبی کے چہرے پر چھائی ہوئی
 طاقت کچھ اور زیادہ گہری ہو گئی۔
 "کچھ بتاؤ... کیوں لائے ہو یہاں؟" لوسی نے سوال کیا۔
 "کیا تم کو سمجھ نہیں آتا؟" اجنبی پوچھ بیٹھا۔
 "میرا نام لوسی ہے۔ نام ہی سے کہیں معلوم ہوتی آہں؟"
 "لیکن اسوں کا مقام ہے کہ سبھو بھول کا آلہ کار بنی
 ہوئی ہو؟"
 "کیا مطلب؟"
 "غلبہ کون تھا؟"
 "وہ بھی کہیں تھا؟"
 "یہ تو نہیں، یہودی تھا۔"
 "تم کیا جانتو؟"
 "اچھا یہی بتاؤ کہ عمران کو کیوں تلاش کرتی پھر رہی تھیں؟"
 "وہ ایک میلر ہے۔ غلبہ کے کچھ دوستوں کو ایک میل
 کرنا چاہتا تھا۔"
 "اور غلبہ کے دوست بڑے خطرناک ہیں تم نے کچھ
 اسی انداز میں ان کا ذکر کیا تھا؟"
 "ہاں یہ ضرورت ہے۔"
 "تم انہیں جانتی ہو؟"
 "صرف ایک کو۔"
 "اوہ... خیر... ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ تم لوسی کی
 دوستی میں ملک دشمنی کی مرتکب ہوئی رہی ہو؟"
 "نہیں... لوسی جو ملک پڑی۔"
 "یقیناً کرو بات یہ ہے۔"
 "آخر دم ہو کون؟"

"ذہب"

"مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

"فلپ کے ان دوستوں کے پتے نہیں عمران ایک سیل کرنا چاہتا ہے"

"میں صرف ایک کو جانتی ہوں اور وہ خوشخوار تھی ہے"

"اسی کا نام اور بتاؤ؟"

"مارک ایون۔ میں ایک بار فلپ ہی کے ساتھ اس سے مل چکی تھی گھٹے کی طرح مضبوط اور اگلے کے کی طرح کٹھن ہے مکمل پتہ نہیں جانتی۔ میں ایک دن فلپ کو کہتے سنا تھا کہ وہ جبرہ موہا میں کہیں رہتا ہے۔"

"فلپ نے یہ بھی بتایا ہوگا کہ عمران اسی کے گھر سے چھپا ہوا ہے؟"

"ہاں... آں... شاید کہا تھا اس نے"

"ظہر اور عین کے پاس میں کیا بتایا تھا؟"

"یہی کہ عمران ابھی دونوں کے توسط سے ملنے آئے گا۔"

"فلپ سے تمہاری دوستی کتنی پرانی تھی؟"

"وہ پچھلے بیفٹ کچھ ملا تھا۔"

"تم خود کہاں رہتی ہو اور کیا کرتی ہو؟"

"تیار آف کامرس میں ٹیچر ہوں۔"

"تب پھر تمہاری ملازمت بھی کئی؟"

"میں ایک ماہ کی چھٹی پر ہوں۔ ویسے تم نے مجھے بڑی انجین میں ڈال دیا ہے"

"میں نے ڈال دیا ہے یا تم خود ہی ہو؟"

"میں اس کی بات نہیں کر رہی آخر مجھ سے ملنے دینی کیوں کر ضرور ہوتی ہے؟"

"آہہ! آہستہ خود ہی کچھ جادو گی اب جو جادو؟"

"تم مجھے کب تک پولیس سے بچائے رکھ سکو گے؟"

"اس انجین میں نہ پڑو... سو جاؤ۔"

"ایسے حالات میں مجھے نیند نہ آئے گی میرا خیال ہے کہ وہاں کھانے پر مجھے کوئی خواب اور چیز دی گئی تھی۔"

"اجنبی پھر نہ بولا تو میں نے سوچا کیا کہ خود اس کی پٹلیں بند سے پوچھ رہی تھیں؟"

"پھر وہ کسی پریشانی سے ہو گیا تھا۔"

"تو نے انہیں کسی کی کوئی چیز دی اور اس کے گھر سے کہہ کر خود سے دیکھنے لگی نہ جانے کیوں کہے محسوس

ہوتا تھا جیسے وہ کوئی نفاذ تھا ہو اور اپنی معصومیت اور کی بنا پر پٹ جانے کے بعد وہ محسوس کیا ہو۔۔۔ کتنے معصومیت تھی اس کے چہرے پر وہ کوئی بڑا آدمی نہیں ہو سکتا تھا لیکن ہم عجیب تھا وہ محسوس ہوتا تھا اس نے ہم عمران بتایا تھا آخر کیوں؟ ہو سکتا ہے عمران کا کوئی راز ہے ایک میل کر کے غلط راستوں پر ڈال گیا۔ جو بہرحال اس کی پوسٹ آفیسر مل کو ایک میل کرنا ہے وہ بھی پھر نہیں کو۔۔۔ جی ہوا۔ اس کی عمر تھی سے دہشت گرد کوئی تھا۔ اس نے پھر مل کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ میں ہر ایک وہ تو ایک طرف کی حمایت محسوس کر رہی تھی راجا کس کی کاتبہ ہو جائے اس نے تمہیں اس سے پوچھنے کے ہتھے اتے فلپ کی موت یا ذاتی اور وہ کانپ گئی۔

"ذہب ہوتے ہیں سکڑا ہوا۔ وہ خود بھی پتہ نہیں ہو رہا۔۔۔ ذہب کے خواب وہ دہشت گرد کی محسوس کیا اور بڑھ گئی تھی۔ اسے دیکھتے دیکھتے تو اس کی تصویر بند کے کہیں وہ جی چلی گئی۔"

"پھر جانی تو ذہب کی کسی خاتون اور بڑا کی ت سورت کی تو میں تھا میں گھر سے میں نہ آتی تھیں۔ وہ طویل آنکھوں سے گرا کر اٹھ رہی تھی۔"

"ذہب؟ اس نے سکڑ کر ڈانٹ لگائی۔"

"اور۔۔۔ اور میں میں ہوں۔ کچھ فاصلے سے آواز آئی ساتھ ہی اس نے تلے جانے والے اندرونی کی ہلکے بھی محسوس کی اور اس کی حرکت بڑھتی پھلتی پھرتی پھر سے آتی تھی۔"

"اس نے اسے فرانزک میں میں ہاؤس کو اسے دیکھ کر ہاتھ دوسرے بندھم بندھم ہے۔" اس نے اس کی طرف توجہ دے دیے بغیر کہا۔

"مکرم... یہ کیا کر رہے ہو؟ مجھے جگا دیا ہوتا یا تم یہاں ہو... جاؤ۔۔۔"

"وہ چند لمحوں سے خود سے دیکھتی رہی اور پھر وہاں پہنچی گئی۔"

"بندہ میں منڈ بندہ ہوا تھا۔ اس نے میرے ذہب اس سے کہہ کر تھکا۔ کان تیار کرنا یہ ایک کے جس کا رنگ نہیں ہے۔"

"فرانزک کے ماہر بھی معلوم ہوتے ہو۔ کوئی شکراں؟"

"کیا کر رہے۔۔۔ مجھ کو۔۔۔ میں اپنے والدین کے لیے بچپن ہی میں مر گیا تھا۔"

"خانا قمر انہی بات کہہ گئے ہو۔"

"میں شاید۔۔۔ وہ تو لایا گیا ہو اور اس کے پھر ہم عمران اپنی ہونے والے پاس کہہ گئے جو ان کا راستے پر ڈال دیا۔"

"کس راستے پر؟"

"میں اس کے بے کام کرتا ہوں۔ وہ ایک میل ہے کبھی جیسے ایک میل کر کے غلط راستوں پر ڈال گیا۔ جو بہرحال اس کی پوسٹ آفیسر مل کو ایک میل کرنا ہے وہ بھی پھر نہیں کو۔۔۔ جی ہوا۔ اس کی عمر تھی سے دہشت گرد کوئی تھا۔ اس نے پھر مل کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ میں ہر ایک وہ تو ایک طرف کی حمایت محسوس کر رہی تھی راجا کس کی کاتبہ ہو جائے اس نے تمہیں اس سے پوچھنے کے ہتھے اتے فلپ کی موت یا ذاتی اور وہ کانپ گئی۔"

"ذہب ہوتے ہیں سکڑا ہوا۔ وہ خود بھی پتہ نہیں ہو رہا۔۔۔ ذہب کے خواب وہ دہشت گرد کی محسوس کیا اور بڑھ گئی تھی۔ اسے دیکھتے دیکھتے تو اس کی تصویر بند کے کہیں وہ جی چلی گئی۔"

"پھر جانی تو ذہب کی کسی خاتون اور بڑا کی ت سورت کی تو میں تھا میں گھر سے میں نہ آتی تھیں۔ وہ طویل آنکھوں سے گرا کر اٹھ رہی تھی۔"

"ذہب؟ اس نے سکڑ کر ڈانٹ لگائی۔"

"اور۔۔۔ اور میں میں ہوں۔ کچھ فاصلے سے آواز آئی ساتھ ہی اس نے تلے جانے والے اندرونی کی ہلکے بھی محسوس کی اور اس کی حرکت بڑھتی پھلتی پھرتی پھر سے آتی تھی۔"

"اس نے اسے فرانزک میں میں ہاؤس کو اسے دیکھ کر ہاتھ دوسرے بندھم بندھم ہے۔" اس نے اس کی طرف توجہ دے دیے بغیر کہا۔

"مکرم... یہ کیا کر رہے ہو؟ مجھے جگا دیا ہوتا یا تم یہاں ہو... جاؤ۔۔۔"

"وہ چند لمحوں سے خود سے دیکھتی رہی اور پھر وہاں پہنچی گئی۔"

"بندہ میں منڈ بندہ ہوا تھا۔ اس نے میرے ذہب اس سے کہہ کر تھکا۔ کان تیار کرنا یہ ایک کے جس کا رنگ نہیں ہے۔"

"فرانزک کے ماہر بھی معلوم ہوتے ہو۔ کوئی شکراں؟"

"کیا کر رہے۔۔۔ مجھ کو۔۔۔ میں اپنے والدین کے لیے بچپن ہی میں مر گیا تھا۔"

"خانا قمر انہی بات کہہ گئے ہو۔"

"تو نے اسے حیرت سے دیکھی رہی لیکن کچھ کہہ نہیں۔"

"ناٹنے کے بعد ذہب نے کہا۔ آج ہم سو باجلیں گے۔"

"کیوں شامت آئی ہے تو نے کہا۔ سو باجلیں شامت بلا جبرہ نہیں ہے اور انکالو نے مجھے بچا تھا ہے۔"

"تمہیں اس کے گھر نہ کہہ عمران کا شمار وہاں اس طرح تمہاری شکل تبدیل کر دوں گا کہ تمہارے والدین بھی نہ پہچان سکیں۔"

"کچھ..."

"یقین کرو۔ ابھی دیکھو گئے۔"

اسی شام کو قہر چہرے پر کئی واڑھی لگائے جس کو تلاش کرتا پھر رات گھر قفل ملا گاڑی کا سبکی کہیں پتا نہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس میں دوبارہ نہ ان کے ہتھے پڑا گیا ہو۔

پھر اس نے اسے ان جگہوں پر تلاش کرنا شروع کیا جہاں اس کے ملنے کے امکانات ہو سکتے تھے۔۔۔ ایک لائبریری بھی ایسے ہی مقامات میں سے تھی۔ اگر اس نے گھر کا رخ نہیں کیا تھا تو کاسکس کی بجوگ ملانے کے لیے پبلک لائبریری ضرور پہنچا ہوگا۔

پبلک لائبریری خاصی آباد تھی۔ دفتر چاروں طرف ٹکڑوں کے ٹکڑے لگا لگا کہیں کوئی بے مرتب واڑھی والا نہ دکھائی دیا۔

تھک گیا تھا۔ لہذا اس نے سوچا کیوں نہ کہہ دیر نہیں بیٹھا جائے ایک انٹرا آٹا کو وقت مٹانے کے لگا۔

اچانک کسی کی کوئی سس کر چوٹا اور خود سے فاصلے پر بیٹھنے والے کھانے والے کو گھوٹنے لگا۔

یہ ایک خوش و خوش تھا۔ واڑھی مٹھیں صاف تھیں اور سر کے بال بڑی نفاست سے تراشے گئے تھے۔ آنکھوں پر ہم ایس فریڈی کی ہلکی سی پٹلیں تھیں۔

قہر نے ہونٹ کھڑے لیکن کچھ بولا نہیں۔ یہ صدی صدی جیسی تھا۔ جس کے ہاتھوں میں ایک موٹی سی ادھی قدر کرم خود کہ کتاب تھی۔

قہر اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب والی کرسی پر جا بیٹھا اور آہستہ سے بولا۔ "کچھ ہے ہو۔۔۔ کیا چاہا نہ کسی صورت میں آئی ہے۔"

جس کی وحشت زدہ جانور کی طرح ہلکا کچھ لکھ لکھ

نے آواز بدلنے کی کوشش کی تھی۔
 "کیا اب اٹھ کر بھاگے گا؟" غفر نے آواز بدلنے کی کوشش
 نہ کر سکتے ہوئے پوچھا۔
 "اوہ... ہاں میں نے طویل ماسٹس لے کر کتاب بند کر
 دی اور بولا: مجھے اتنی جلدی مل بیٹھنے کی توقع نہیں تھی اور نہ
 آج کا دن اور جیسے تھے نکال دینے کی کوشش کرتا ہوں۔"
 "کیا مطلب؟"
 "یہاں سے اٹھیے تو بتاؤں؟ جیسے اٹھنا ہوا تھا۔
 اس نے قہقہہ بول کر غفر کے حوالے کی اور غفر کے
 ساتھ باہر نکلا۔ اور ایک سینکڑہندہ دوسرے نرنگے کاہلان
 کھول کر نہایت ادب سے کھڑا ہوا تھا۔
 "کالری کہاں تہہ تہہ لگی؟" غفر نے حیرت سے پوچھا۔
 "آپ... نیچے تو ہیں۔ نمونکے پر پہنچ کر بتاؤں گا۔"
 غفر کالری میں پہنچ گیا اور زمین کے شیشے رنگ منجھلتے
 ہوئے کہا: بالوں سے نجات پانے کے بعد ایسا محسوس کر
 رہا ہوں جیسے کل یا برسوں پہلے ہوا ہوں۔
 "نمونکے پر پہنچ کر ہی فیڈر سکون لگا کر تم نے پیدا
 ہو کر خالی تو نہیں کی؟" غفر الماک نے شک سے پوچھا۔
 "بھلا میرے بعد کالری ایک بونل کی کپاؤڈ میں داخل ہوئی۔
 غفر نے پھر پھونٹ سکون اور زمین کو ٹھونسنے لگا۔
 کالری سے آکر وہ عمارت میں آئے۔ جیسے کالڈر
 سے نکلی اور وہ لفظ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچے۔
 ایک کمرے کا قفل کھولتے وقت زمین نے کہا: "بڑی
 پرسکون جگہ ہے۔"
 "ہو سکتا ہے تھوڑی دیر بعد پرسکون جگہ نہ رہ جائے؟"
 "غفر کا لہجہ بڑا غصیلہ تھا۔
 دونوں کمرے میں داخل ہوئے اور زمین نے کہا: "میں
 جانتا تھا کہ ایک نرنگے رنگ آپ سے ملاقات ضرور ہو
 گی۔ اسی لیے میں نے دو آدمیوں کی رٹائش والا کمرہ بھیج
 کیا تھا۔"
 "اب اپنی اس بے پناہ دولت مندی کے راز سے کبھی آگاہ
 کرو؟" غفر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔
 "آپ کی محبت میں رہ کر سوا بہت دیر نہیں ہو گیا تھا۔
 "آفیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے؟" غفر گھونسا
 مان کر بولا۔

"میں نے سوچا اگر کالری میرے پاس رہی تو یقینی طور پر
 پوچھیں گے بیٹھے چاروں گے۔"
 "اچھا تو پھر؟"
 "کالری میں نے فروخت کر دی۔"
 "کیا؟"
 "جی ہاں... اور میں تو کیا تہہ مادل کی فوٹو پر بیٹھ کر
 بھیک مانگتا تھا تاہم یہ جیب میں تو ایک پانی کی بوتل تھی۔
 غفر نیم مردہ سا ہو کر کالری میں دھیر ہو گیا۔
 "کلیں ہزار کی کالری ہندہ ہزار میں بھرتے گھاٹ
 پاک گئی ایک ہزار دلاں کو دے اور چھ ہزار کی پرائی کالری
 خرید لی آٹھ ہزار حقوٹا میں؟ جیسے غریب بچے کی کتابت کرے۔
 جیسے ذہین اور عالی مرتبت مالک کے ملازم میں اتنی شرم
 بوجھ تو ہونی ہی چاہیے۔"
 "آج سے تہہ مادل... اور تو میرا مالک؟" وہ ٹھوکر
 سے اٹھتا ہوا کراہا اور ایک زورور گونسا جیسے جیبر
 پر رسید کر دیا۔
 وہ سہری پر چڑھا تھا جبراً دونوں ہاتھوں سے دلا
 ہوئے اٹھا اور بولا: "اب ہم رات کا کھانا کھا لیں گے
 آپ کیا پسند فرمائیں گے پور ٹائیٹس؟"
 "نہر۔۔۔؟" غفر رات میں چہرے پر بولا۔
 "پھر یہ پانی ہے ہوئے آٹھ ہزار کون خریدا کرتے
 ہیں خود کو اتنی بڑی قیمت دے داری کا اہل نہیں سمجھتے؟"
 "مردود... تو نے پھر ہزار کے نقصان پر ہی فوٹو
 دی جب کہ پورا سال گزرنے پر دو ہزار سے زیادہ کا
 ڈپریشن نہیں ہوتا۔"
 "یہ دیکھتے بیٹھا تو وہ کھٹے مہر میں زفر وخت ہو گیا۔
 "میں اس بچہ کو نہ پر نہیں بیٹھ سکتا۔"
 "فکر کیجیے اگر ورنہ پتی عمران صاحب آپ کو قتل
 خرید دیں گے۔"
 "اب کچھ اس بندہ... اور مجھے چین سے مرنے
 غفر نے کہا اور حقوٹا بہت سہری پر قہقہہ بول گیا۔
 ۷۷
 سو بار کے فلیٹز بونل میں انہوں نے قیام کیا تھا
 بار بار آئینے میں حیرت سے اپنی شکل دیکھتی۔
 ڈھمپ نے کہا تھا کہ بدلی ہوئی صورت میں آ

والدین کو بھی پہچاننے میں دشواری ہو گا وہ سوچ رہی تھی کہ
 اس نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ سب بھی آئینے کی طرف نظر جاتی
 وہ خود چونک پڑی۔
 ڈھمپ نے اپنی شکل میں خاصی تبدیلی کر لی تھی اور
 تارکے شیشوں کی عینک لگانے لگا تھا۔
 "آٹھ تہہ آٹھوں نے رات کا کھانا کھا لیا اور چپل کدلی
 کے پے نکل کھڑے ہوئے۔"
 "تمہارے والدین کو تمہاری غیر جانمندی پر رشویش
 ہو گی؟" ڈھمپ پوچھا۔
 "میں خبر میں تیار ہی ہوں میرے والدین سردار نکلا
 میں ہیں۔"
 "یہ بڑی اچھی بات ہے۔"
 "میری کچھ نہیں آتا کہ ہم مالک کو کھانے میں شمش
 کرتے پھر سے؟" ٹوسی نے کہا۔
 "مخمس تو ہمیں پوچھیں گے بھانے کھانا ہے مالک
 ہائے: ہم میں دلچسپی ہوتی ہے وہ بھی نہیں نظر آگیا تو کھانا
 جہانے گا۔"
 "ہوا میں شہری تھی لیکن ناخوش گوار نہیں تھی۔ سردار
 تاروں بھر آسمان صدیوں پرانی کہانیاں دہرا رہا تھا۔
 وہ چلتے چلتے ایک بگڑے ہوئے
 میں انھوں نے کچھ کسے تھی کہ کسی ایسے حالات
 سے گزرتا ہو گا؟ کوئی تھی تھی کسی آواز میں بڑی۔
 "کیا تمہیں ان حالات میں دلچسپی کی کوئی چیز نہیں ملتی؟"
 "میری بھول بھول جاتے ہو کہ میرے ہاتھوں ایک
 گانہ ہوتا ہے؟"
 "تمہیں بھی بھول جانا چاہیے؟"
 "جیسے بے نامکین ہے۔"
 "تمہارے علاوہ طور پر ایسی مہبونی کو مار کر جیسا نیت
 ہے مالک کا نام انجام دیا ہے اور اپنے وطن کی
 خدمت کی ہے۔"
 "لگا جائے؟"
 "اچھا تو شو ان میں نہیں بتاتا ہوں تمہارے پیچھے دنوں
 کا کھانا کھاؤں گے؟" ڈھمپ نے کہا۔
 "ابا... مالک کو چوک پڑی۔
 "ابا... مالک کا کارنامہ تھا۔ زمین کی آواز کا... تم

نادانستہ طور پر اپنی رہی ہو۔ نیلہ ہاتھ کا بیلا شکار چرڈ سن
 جیسا بھول کی طرح ایک آزاد ریست مقدس کا سرگرم کارکن
 تھا۔ دوسری شکار سرگرم کوہن کو عمران نے اپنی حکمت علی
 سے بچا لیا تھا۔
 "اوہ... تو اسی لیے دو لوگ عمران کی تلاش میں ہیں۔"
 "ہاں یہی وجہ ہے۔"
 "تو کیا عمران کی کسی تحریک سے تعلق رکھتا ہے؟"
 "نہیں۔ لیکن ریست المقدس پر وہ دیوں کا تسلط آتے
 بھی گوارا نہیں ہے۔"
 "تب تو اسے ٹیک پر معاش کہتا چاہیے؟" ٹوسی ہنس
 کر پانی پیتی۔
 "میرے پوچھیں گے اسے فائدہ نہیں ہیں بیٹے عمران سے
 ہیں؟" ڈھمپ نے کہا۔
 "اچھا تو اٹھو... ہم اس کی تلاش جاری رکھیں یہاں
 کے رستورنوں یا کسی دوسرے ہاؤس میں وہ ہیں ضرور کھائی دے
 گا۔" ٹوسی نے کہا۔
 "قلب نے اس کے پیٹے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا
 تھا؟" ڈھمپ نے پوچھا۔
 "کچھ بتایا تو سنا لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا۔"
 "وہ اٹھ کر بیٹھے ہوئے ایک قریبی ہاؤس میں داخل ہوئے۔
 "میں بیوی بیٹی کو لے گی۔ کہیں یہ پینا ہو پینا؟" ٹوسی
 نے کہا۔
 "میں کو کا کو لے کے علاوہ اور کچھ نہیں پیتا۔"
 "کیا واقعی اتنے ہی پارسا ہو؟" ٹوسی اس کی آنکھوں
 میں دیکھتی ہوئی شکاری۔
 "اس بھینس سے تمہیں کبھی ملاؤں گا؟ میں کا دودھ پانی
 پنی کو تھان بھانوں۔"
 "کالڈر پر ڈاکر انہوں نے بیوی لے اور کو کا کو لائی
 فرمانش کی۔
 "کیا سڑ مالک ایوں کچ نہیں آتے؟" ٹوسی نے بار بار
 سے پوچھا۔
 "یہ ایک زرد چھپے والا لوریشن تھا اس نے ٹوسی
 کو گھور کر دیکھا اور سرگرمی میں جیش دیتا ہوا اسے یا کس
 کی طرف متوجہ ہو گیا۔
 "بھلا کالڈر پر تو نہیں رکھنا تھا آہستہ سے بولنا: تم لوگ

تھکے آپ؟

اگر کے بعد توئی؟

وہ اخبار آٹھا اور تانتے کے لیے فون کر دیا

جیسے نے اپنی شکر اس کے سامنے رکھ دیا اور

کاؤنٹر لکڑی کو ماتھے کے لیے فون کرنے لگا۔

شرفی پر غصہ پڑنے لگی تھی تو تک پڑا۔

پڑا سر اور ماتھے میں تھپ

جلدی جلدی سر پر تھپنے لگا جس کے مطابق پھل رات

پڑا سر اور ماتھے کے چیل کے ایک چہرے دار کا خاکہ کر دیا۔

دوسرے سستی نے یہاں دیا تھا اور وہ اس کا منتقل

ساتھی یہ دوسرے تھے آپ کا وہ تھوڑی سی طرف

سے نمودار تھا اس کا ایک ہاتھ پورے عین دل کے مقام

پر اور دوسرا نافہ غائب ہو گیا۔ بار اس بات میں

ختم تھا۔

تھکے تھکے یہ خبر پڑی تھی لکھنے سے سزا تھا کہ

جیسے سے پوچھا۔

وہ کھینچ کر پڑا

سستی کے قتل و

پڑا ہی تھی جس سے پڑا ہی سے کہا۔

آٹھ سستی کیوں

وہ سستی کیوں پوچھ کر بتاتا کیسے پورانی

یوں۔ جو تک ایک کیوں

کیوں تھکے تھکے ہوئے پڑے۔

میں نے تو ان دنوں ہی صاف روک تھام میں

میں صوفی ڈانچ کی وجہ سے تھوڑے جگہ جاتے تھے

ایسا تو سن رہی تھی کہ گھر پر گھر تک کامیاب آپ سے

دیتے ہوں

صاحب آپ مجھے یہاں ایک گھر میں پڑا بنے

ایک گھر

بہت زیادہ آرام دہ تھا یہ

دست تھامیں تھوڑا سا خاف ہوئے تھے

وہ دوسریوں سے بغیر وہاں کچھ نہیں بگاڑ سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

وہ تو دوسریوں سے بہت زیادہ تھوڑی سی سکتا

گرفت میں آگئی تھی

ایک مخصوص آدمی کی کوششوں نے دوسرے مخصوص

آدمی کی جان لی تھی۔ بے چارہ جیل کا سستی کسی تھا تو تھا نہیں

تھا اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ جس داس کو دست تھا

کا شکار ہوئے تھے

توت سے ڈرتے ہوئے

آپ مار ڈالنے کے لیے کوئی اعزاز نہ ہو گا

خیر خیر اس وقت کو کیوں یہاں سے چلا جاؤں

تھکے اس کی کھنکھانے دیکھتے ہوئے سوال یہ

تھا کہ یہاں جا کر یہاں سے براہ کرم گاڑی کی فریڈ

ہزارہ تبدیل ہو جائے کیونکہ میں دلال کے توسط سے میں نے

گاڑی چنی تھی اس کے توسط سے میں نے بھی کسی اگر خریدنے

والا بیٹا یا تو پوس دلال کے ذریعہ دیکھتا اور دلال سے

اس گاڑی سے میرے طبع کر سکتا

میں سمجھتا تھا کہ ایک رسی پٹے ہوئے

مجھے موقع ہی نہیں مل سکا

تھکے تھکے یہ خبر پڑی تھی اور وہ دوسرے جاتے تھے

تھکے تھکے تھکے تھکے

سوال تو یہ تھا کہ یہاں سے کون سا گاڑی

کریں گے۔ یہی تو بات فون۔ جس کی طرف میں تھکے

پتے سے یہ فون ہوا تھا۔ مگر اس سے زیادہ بھرپور

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

کوئی نہیں پوچھتا تھا۔ ایک آپ میں نے مایکوفیت

میں صوفی کے سامنے ہی تھا۔ مگر صوفی اس سے نہیں

اس کی کسی قدر مدد بھی نہ تھی۔

اسی وہ تھوڑی سی بات تھا کہ ایک گاڑی اس کے

قریب کی ایک گاڑی سے سامنے سے گزرتا تھا

اس نے یہ دیکھ کر تھکے تھکے تھکے تھکے

اچھی سی بیٹ کا رو۔ دوسروں اس کے برابر تھکے

گاڑی آتے تھکے

صوفی نے وہ سب یہ سب جانتے تھے کہ تھکے

گاڑی صوفی کے فون تھکے ایک تھکے تھکے

کی تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے میں کوئی بھی نہیں پوچھتا تھا۔ ایک آپ میں نے مایکوفیت

میں صوفی کے سامنے ہی تھا۔ مگر صوفی اس سے نہیں

اس کی کسی قدر مدد بھی نہ تھی۔

اسی وہ تھوڑی سی بات تھا کہ ایک گاڑی اس کے

قریب کی ایک گاڑی سے سامنے سے گزرتا تھا

اس نے یہ دیکھ کر تھکے تھکے تھکے تھکے

اچھی سی بیٹ کا رو۔ دوسروں اس کے برابر تھکے

گاڑی آتے تھکے

صوفی نے وہ سب یہ سب جانتے تھے کہ تھکے

گاڑی صوفی کے فون تھکے ایک تھکے تھکے

کی تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

تھکے تھکے تھکے تھکے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

نہاؤ کھڑے گا۔"

۱- سوره بقره

۱۰۰

71

پاکستان میں تعلیم کی حالت - ۱۹۷۱ء کے بعد

تھوڑی دیر بعد میں ان نے وزنی قدموں کی آواز سنی۔ وہ
بلنگ کی سی گردن رکھنے والا ایک سفید آدمی کہ جس کی داخل
ہو۔ ان کو چند منٹ خاموشی سے ٹھہرتے رہنے کے بعد بولا۔
نیا بپا پتہ جڑا

۱۱ "میں فلسفہ صاحب کا باڈی نمبر دیتا ہوں۔"

کافر سے ملتا تھا اور ان کے اچانک غائب ہو جانے سے
بعد آپ سے ملتا چاہتا تھا، یہاں آکر معلوم ہوا کہ آپ

میں نے اس کو خوش کر رہا تھا۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ ایک نیا ہیرو ہے لیکن اس کی طرح کے ہیرو بہت سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ان کی حکومت کے لیے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ان کی حکومت کے لیے ایک نیا ہیرو بنایا ہے۔

زمین پر رکے تو فحش کر دیتا۔
 "اور کے پاس"
 مارک ایون بدوائے کی طرف مُدِّا اور فوجیوں کی سی

چال سے باہر نکل گیا۔
 "وہ بعضی بھڑان سر پا کر لہلا یہ بھی ایک رہی۔
 بعد میں اس نے ایک اسٹیشن پر پہنچ گئی۔
 "خاموش رہو! نگراں پولیو کو جیش دے کر مارتا
 "خاموش رہو! نگراں پولیو کو جیش دے کر مارتا

”یا تم میری ہی طرح کالے ہو، تم کو بھی قدرت مقرر کرتا
ہوتا ہے کہ وہ“

”نیک حرام کالہ نہیں بنوں یہ“

”غیر بنیں، بس! ایک کالہ نیک ہو، عمران نے ٹھنڈی سا

نہیں تھا۔ لیکن ان لوگوں نے

• پاکستانی تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صورتِ حرام: بکرا ان نے

”اسے تم اپنی زبان کو شکام دو“
 ”چند چاپ کھڑے ہو“
 ”وَقَدْ ظَنَّنَا نِعْمَ بَصِيرَتَانِ“
 ”وَقَدْ ظَنَّنَا نِعْمَ بَصِيرَتَانِ“

دروازے کی طرف دیکھتے تھے۔
آئے والے مالک یوں ہی تھا وہ پھر عمران کو ٹھونسنے لگا
پھر اچانک گھوڑا مان کر غریب اور مسکینوں کو جبر سے
توڑ دیتا ہے۔

اس نے جسے زور دیا اور سے ملک کیا اور اس کے
کام کی۔ وہ زور دیا کہ کسی تکرار کے ساتھ سے
ریو اور بھی مجھ سے کیا گیا تھا۔
مارک ایس نے ہی زور دیا سے مارک ایس اور
پایہ زور دیا کہ کسی تکرار کے ساتھ سے

یہی ہے کہ جو ان کے ملازم کو کھانا دے گا وہ ان کے لئے ہوا
 ان کے لئے ہوا ان کے لئے ہوا ان کے لئے ہوا

[illegible]

یوں اُسے خوفناک لگا کہ یوں نہیں۔
 عمران نے ریلو اور اُس کے ملازم کی طرف اچھا تہہ نہ
 کہا۔ تو سب کچھ اُسے اتنا ہی کہنا تھا۔

مارگ ایسی نے ہاتھ کرادے جس کی آنکھوں کی
تھیر تیری جھلکیوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔
ابہ اجازت دیجیے، مشر مارگ ایسی!۔۔۔ تھوڑی
جذہ بک کی ممانت بھی آپ تک پہنچاؤں گا۔

کسی امانت کا ذکر کر رہے ہو؟
"تو سی...؟"

نویس: ملک ایلان نے اپنے نچلے چونتہ پر زبان میسر۔
 "ہاں۔ وہ ہے جس شخص جو تو کو کوہِ سہت نکالت لایا۔
 پھر اس کے پاس کی تلاش میں ہے۔"

یہ کہیں اب بھی اس کی تلاش میں ہے۔
 میرے سامنے آؤ، مادرک! جنہوں نے دعاؤں کے
 حرفِ فُوتے بنوتے کیا۔
 وہ آئے ایک کمرے میں لایا، جو اعلیٰ درجے کے قریح
 سے راستہ پر تھی۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

میں نے میری حیثیت دیکھ کر کہی تھی
 "تمہیں جو تمہیں دیکھتا ہے وہ تمہیں
 دیکھتا ہے کہ تمہیں دیکھتا ہے کہ تمہیں
 دیکھتا ہے کہ تمہیں دیکھتا ہے کہ تمہیں

[illegible]

۱. در وقت نماز و در وقت دعا و در وقت تلاوت قرآن
 ۲. در وقت خواب و در وقت بیدار شدن
 ۳. در وقت خوردن و در وقت آشامیدن
 ۴. در وقت راه رفتن و در وقت ایستادن
 ۵. در وقت نشستن و در وقت برخاستن
 ۶. در وقت سلام و در وقت جواب سلام
 ۷. در وقت دیدن و در وقت شنیدن
 ۸. در وقت بوییدن و در وقت چشیدن
 ۹. در وقت لمس و در وقت مزه زدن
 ۱۰. در وقت فکر و در وقت عمل

[illegible]

۱۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۲۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۳۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۴۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۵۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۶۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۷۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۸۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۹۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو
 ۱۰۔ یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو

[illegible]

کامیابی کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ اپنے کام کو دیکھیں اور اس میں ترقی لائیں۔ اگر آپ اپنے کام کو دیکھیں اور اس میں ترقی لائیں، تو آپ اپنے کام کو دیکھیں اور اس میں ترقی لائیں۔

کار میں بیٹھا اچھی دیکھنا کہ جب چہ دراصل سے
 رہتا ہے جس انداز میں وہ بہتہ بہتہ ہو گا۔ اُن کی
 طرف پڑھانے لگا۔ اچھوں نے اس دوران میں یکے کی کر لی۔
 یہاں نہیں آئے کہ اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا کیونکہ ٹیکسی
 ڈرائیور کی والی سٹیشن سڑک پر نہ گئی تھی۔ میرے لیے

یہ سب باتیں سن کر وہ بھی ہنس پڑا۔ وہ کہنے لگا کہ یہ تو بڑا عجیب سا آدمی ہے۔
 وہ کہنے لگا کہ یہ تو بڑا عجیب سا آدمی ہے۔

چند روز بعد ایک اور شخص نے میری خدمت میں آکر کہا کہ میں نے
آج کل کے حالات سے بہت ناگوار ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نے
کئی دفعہ یہ بات کہی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں ایک
کوڑھیاں لگا کر رکھے تو اس کا دل بہتر ہو جائے گا۔

تکاش کروں۔ بوسہ ہی کا مشورہ تھا کہ اسہ کے پاس پہنچے۔

”جی رستم چو تن گازی کسی دوسری تیز بہ نسبتا گازی
کے نام نہ مہالہ سکے ہو“

[illegible]

نہایت ہی پرہیزگار اور پاک و پارسہ انسان تھے۔ ان کے ہاں دنیا کی ہر شے کی قدر تھی۔ ان کے پاس ایک گھڑی تھی جس کی قدر ان کے پاس ہر شے کی قدر سے زیادہ تھی۔ ان کے پاس ایک گھڑی تھی جس کی قدر ان کے پاس ہر شے کی قدر سے زیادہ تھی۔

وہ عمارت سے باہر آئے اور مارگرٹ کو یہیں اُسی جگہ پر لے گئے جہاں کوئی گاڑی کھڑی نہ ہو تھیں۔
 "اپنے لیے کوئی گاڑی منتخب کر لو، میں تمہارا کسی معاملہ

ہیشوں گا، مارک بولا۔

کوئی سی بی گاڑی۔ آپ ہی غضب کر بیٹھے سڑا یوں؟
عمران نے بے پروائی سے کہا۔

ایوں نے کسی کو آواز دی، ایک آدمی، ایک گاڑی سے
اثر کر کر رہا تھا۔ ایوں نے اس سے کہا، ہم ایک تجربہ
کرتے جا رہے ہیں، ہم کسی گاڑی میں بیٹھ کر اسے تیزی سے
بھاگواؤ۔ اس شریف آدمی کا دعویٰ ہے کہ گاڑی خواہ کسی انداز
سے چل رہی ہو، یہ دوسری گاڑی سے فائر کر کے اس کے
چاروں ٹائر پھاڑ دے گا۔

اس آدمی نے عمران کو بڑی وقار سے دیکھتے ہوئے
سر کو ہیش دی اور اس گاڑی میں جا بیٹھا، جس سے آخر کار
آ گیا تھا۔

ایوں عمران والی گاڑی کی پچیس نشست پر جا بیٹھا۔
"کیا تمہارے پاس ریفریجریٹر موجود ہے؟" ایوں نے
ایوں نے عمران سے پوچھا۔

"موجود ہے سڑا ایوں؟"
اگلی گاڑی کے پھر دوڑ جانے کے بعد عمران نے اپنی
گاڑی اسٹارٹ کی۔ اگلی گاڑی کا ڈرائیور بڑا مشتاق معلوم
ہوتا تھا، اس نے شروع ہی سے خیال رکھا تھا کہ عمران
کو ٹائر توڑ کا نشانہ آسانی سے بننے سے۔

عمران نے ہائیں اٹھاتے ہوئے اسٹارٹنگ سنبھال رکھا تھا
اور اس کے دہانے، ہتھ میں ریفریجریٹر تھا۔

دفعتاً اس نے ایک سیلینڈر پر دھاڑ ڈالی اور گاڑی ہوا
ہو گئی۔ اگلی گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے اپنی گاڑی بائیں
جانب رخ کی اور بے درپے دو فائر کیے۔ دو دھمکے ہوئے
اور پھر مڑی پھر قریب سے گاڑی کا رخ بدلا اور سراسر
جھونک مارا۔ اگلا سراسر بھٹکتے ہوئے گاڑی آٹھ گئی۔
اگلے اگلے عمران نے جو تھا فائر کیا تھا۔

"بریلو... ورڈ رفل؟" مارک پچھلی سیٹ سے دھاڑا۔
اور عمران گاڑی روک کر اپنی ٹوٹی گاڑی کی طرف جھپٹا
... پھر اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر وہ دقت تمام زخمی
ڈرائیور کو اسٹارٹنگ اور سیٹ کے درمیان سے نکال نکالتا تھا۔
مارک ایوں ہوش میں پھر اٹھ اٹھ عمران کی پیٹھ منھ سے
چلا۔ ڈرائیور اسے فز و بربر بھی پر نہیں معلوم
ہوئی تھی۔

ڈرائیور نے ہوش تھا اور مارک کو کمراسی سے لٹا تھا۔

"تاریکی پھیل رہی تھی میں ڈھمپ کا کوس بٹا تھا تھا
تو کسی نے ہی میں مقید ہو کر رہ گئی تھی، ڈھمپ کی پہلے سے
مطابق کسی دیکھی تک اسے کہہ ہی نہ سکا تھا۔
"بلیپ آدمی ہے؟" اس نے بڑا تے ہوئے اٹھرائی لی۔
... اور آہستہ کے ساتھ جا کھڑی ہوئی

وہ سوچ رہی تھی بدی خوش کے ساتھ رہ کر اتنا
شریف ہونا، راجح حیرت، آخر ہے کچھ رات وہ وہاں
اسی کہ میں کوئے تھے، وہ وہ کسی مسموم نیکے کی طرح جس
کو ٹ پٹا تھا، صبح تک اسی حالت میں پڑ کر اسے لیتا
رہا تھا۔

پھر اسے پچھلی رات والی کس پیش یاد آگئی... جب
مارک ایوں کے دو آدمیوں نے ان کا رستہ روکا تھا، وہ
تصور بھی نہیں کر سکتی تھی، ڈھمپ تنہا بھرڑا کا بھی ہوگا
ڈھمپ اسے اس کا بھی سرد روٹھ جھڑکتا تھا۔

سوچتے سوچتے وہ اس بڑی وہ بکواس یاد آگئی تھی
جب قہقہے کے پتے سرسرا رہے، ایک قہقہہ سا چٹکا آئے وہ
وہ رات تھا آخر کس قسم کا آدمی ہے؟ کچھ ہی دیر پہلے تو وہ
پہلے کئے آدمیوں کی رحمت لے کر نکلا تھا وہ بس پڑی۔

غضب اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی
"کون...؟" اس نے دروازے کے قریب جا کر پوچھا
"ڈھمپ، کیا ہر سے ڈرائی۔"

اس نے دروازہ کھولا... اور عمران کسی سی صورت
مٹانے کے لیے داخل ہوا تھا۔

"تمہارے انتظار نے تو کھادیا۔" کہیں غناب پر
گئے تھے؟

"ابھی قہقہہ نہیں ہے؟"
کیا مطلب؟

"اب تم اپنی اصلی شکل میں آ جاؤ؟"
کیوں...؟

"پہلے میں تمہارا یہ میک اپ ختم کر دینا پھر تیرا
پھر بڑی طبعی میں اس نے اس کا چہرہ صاف کیا تھا

"اور اب تم مجھے بڑی جینا تک شکل میں دیکھو گی
اس نے کہا۔

تو کسی طرف پشت کیے کھڑا تھا، چانک کر تو کسی کی
چرخ شکل گئی، عمران نے اٹھ کر اندر میں ہنس کر کہا یہ نہیں
اب اس کی پروا نہ ہوئی چلے بیٹھ کر کچھ سے جدا ہوئے...
والی ہوئے

"لک... کیوں یہی مطلب ہے، مگر مجھے یہ بتاؤ کہ تم
نے، تم جلدی شکل ایسے تبدیل کر لی؟"

"میں اس سے رستہ ہی ہے؟"
نامعلوم... غل باطن؟

"اس چکر میں... پڑو، وہ آہستہ سے بولتا تھا اس
شکل میں مارک ایوں سے سنا تھا، وہ اس نے اسے بتایا

ہے کہ میں غلب کا خاص آدمی ہوں، تو کسی مجھے جانتی ہے؟"
پھر عمران نے اسے پوری سنا سناتے ہوئے کہا۔

"ابھی اس کا ایک آدمی یہاں آئے، کا، تو میں جانتا تھا؟"
"دیکھو... ڈھمپ... مجھے یہ بالکل پسند نہیں کر رہا۔"

مجھے اس لوگوں کے حوالے کر دو؟
میں خود بھی لی ایل، انہی کے حوالے ہو گیا ہوں؟

"کیا مطلب؟"
غلب صاحب مجھے پانی سونپ دے گا اور دیتے تھے

وہ ہائیں نکھڑا رہا، بولیں؟ مارک ایوں مارک ڈرائیور
ہیں گے؟

"یہ تم نے کہا؟"
اب تو کیا ہر راجح اس کے لیے کام کر رہے تھے؟

"تو پھر اس کا قصہ کیا ہے؟"
"کہ زمر اپنے ملک میں کسی بہت سی تعلیم کا وجودداشت

ہیں کہ سیکھ رہے تھے، حال یہ تو وہی ہے کہ ان سے
ریب رہ کر ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں؟

"وہ تو شکیک ہے میں مارک ایوں کا قریب میں پسند
نہیں کرتی؟"

"تو ذرا سوچیں، میں کہہ رہا تھا تو نہیں رہوں گا...
وہ کہہ کر بڑاں توڑ دوں گا اگر اس نے تمہارے سامنے یہ کوئی

معاذ م اٹھایا؟
میرا دل نہیں جانتا وہ منیساں

"دیکھو، یہ تک ان کا قطع قریب میں ہونا ہے کہ تم
ان کا ساتھ نہیں لے سکو گی؟"

"ہاں، خفی ویسے میں مارک جیسے کہہ

کی بہت پچاسی کا پسند ہی پسند کر دلی گی؟
دفعتاً اس نے دروازے پر دستک دی، دونوں غصہ موش
ہو گئے اور عمران کے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔
کمرے میں داخل ہونے والا خود مارک ایوں تھا، تو کسی
جو کھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"یہ بہت اچھا حوالہ تمہارا، چل نہیں؟" مارک آہستہ
سے بولا۔ لای صرف ایک پارسی اس سے نظر ملا سکی تھی۔

"تو انہوں پر نہ پڑ پڑ کر اس کے کچھ نہ چا، میں ناگاہی
کیا تھا اس آدمی کو اچھی طرح نہ تھی، پوچھا دیکھ مارک

نے عمران کی طرف اشارہ کیا تھا کہ پوچھا
"مجھے یہ زیادہ غلب جانتا تھا تو کسی نے غصہ

لیجے میں کہا۔
"تم نے اسے غلب کے ساتھ کہا، دیکھا تھا؟"

"اسے بھی کوئی اس لوگوں کے سب سے نکال دیا تھا
غلب نے غلطی کی تھی کہ اسے ہاں ہی جواب دیا، وہ نہ حال نہ

دوسرے ہوتے؟
مارک ٹھوڑی دیر تک کچھ سوچتا، پھر بولا، "یہ بھی

بات ہے لی ایل، تم... میں تم پر ہر کھل گیا۔ یہ ہے،
تمک مطلع کر دیا، اپنے کہہ کر اب نہیں کیا رہتا ہے؟"

"جیسا آپ فرمائیں غناب؟ عمران نے کہا۔
مارک ایوں اس دوران میں تو کسی تو نہیں نظر دیا

سے دیکھتا رہا تھا، وہاں ہی کے لیے ٹھہرتے سے پہلے اس نے لای
کی طرف معافی کے لیے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا، "اس

آدھی نے آج اسے ساتھ کوئی بدسلوکی تو نہیں کی؟"
"کیوں...؟" کیسی بدسلوکی؟ تو کسی نے ناگوارگی سے اپنا

ہاتھ اس کی گرفت سے نکالتے ہوئے کہا۔
"تم... میرا مطلب یہ کہ اس نے تمہارے زبے کا خیال

رکھت یا نہیں؟"
"یقیناً..."

"ہوں... چاہا وہ عمران کی طرف دیکھ کر بولا، "تم
اعدام کے بھی مستحق ہو؟"

"مستحب؟" اس نے کسی قدر غلب کر کہا۔
مارک ایوں کے رحمت ہو جانے کے بعد وہ ہنس پڑا

... اور تو کسی اسے بڑا سٹھان دیکھتی رہی تھی۔
"درا...؟" اس کے...؟

...؟

"میں نے تم سے مشورہ طلب نہیں کیا۔ مارک غم کیا۔"

"بہت بہتر جناب! معافی چاہتا ہوں۔ اب اجازت دیجیے۔"

"اب تم دونوں کو ہمیں رہنا ہوگا اور تم ہی اسے قتل کر کے دفن کرو گے؟"

"جیسی بات کی مرضی"

"نوسی دیوانوں کے سہارا میں عمران کا بازو پکڑ کر جھوڑا ہوا تھا۔ یہ تم ایسی کوئی غیر انسان حرکت نہیں کرو گے۔"

"مارک ایوان ایک غوردار قہقہہ لگا کر بولا۔ میرے دوست طلب کو مار ڈالنا خاص انسانی فعل تھا۔"

"نہیں نے ظفر پر فخر کیا تھا؟"

"ظفر مرنا تب بھی وہ فعل غیر انسانی ہی تھا۔ مارک غم کر بولا۔"

"نوسی متوکل نکل کر رہ گئی۔"

"بیکار کی بحث... عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ تم یہ کیوں بھولی جاتی ہو کہ پولیس تہااری تلاش میں ہے؟"

"نوسی کہہ ڈیلا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا اور پورے جسم میں ہلکے ہلکے ہڈی تھکی تھی۔"

"مارک ایوان کہہ سوچ رہا تھا۔ جھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی ہوتی تھیں اور چھوٹی پرسوں میں پرکھی تھیں۔"

"دفعہ اس نے کہا۔" منظر وہاں اگرچہ جیس ہے تو اس کے فرشتوں کو بھی اعتراض کرنا پڑے گا۔"

"وہ انہیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔ نوسی عمران سے لگی کھڑی کسی پہنچے ہوئے شے کی طرح کانپ رہی تھی۔"

"ڈرو نہیں؟ عمران ہنس کر بولا۔"

"تم کیا واقعی اس کو قتل کر دو گے؟"

"میرے مؤذیر منحصر ہے تم اس چکر میں نہ پڑو۔"

"خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکال لے چلو۔"

"عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ مارک واپس آ گیا۔ اس کے ہونٹوں پر سفاح سی شکر اہٹ تھی ایسا معلوم ہوتا تھا۔"

"جیسے اس دشواری کا حل اس کے ہاتھ آ گیا ہو۔"

"ہمارے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں۔ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔ بہت پہلے میں اس سے سب کچھ معلوم کر لیتا، لیکن تعجب کے کاربن سنڈر فرائیج ہو گئے تھے۔ اب وہ قلام کھینچنے لگے۔ تم ابھی دیکھو گے۔"

"عمران کہہ ڈیلا وہ جس کی طرف دیکھنے لگا تھا اس نے اسے پہچان لیا تھا۔ جس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"تھوڑی دیر بعد ایک آدمی ایک لڑائی دھکیلتے ہوئے آگیا۔"

"لہذا جس پر ظفر پروڈیکٹر قہم کی کوئی چیز لکھی ہوئی تھی اس کا پلگ سوچ لو۔ اس کے ایک ساکٹ میں لگا دیا گیا۔"

"سب ایک لڑائی کے قریب کھڑا تھا۔ فشر پروڈیکٹر نے شیش سے نکلنے والی دھشتی جس کے چہرے پر بڑی اور اس نے اس طرح چونک کر آنکھیں کھول دیں جیسے اب تک اسے غنوم کی حانت میں رہا ہو۔ مارک نے ہاتھ بڑھا کر شیش دوسرے ہٹن پر انگلی رکھ دی۔ جس کے چہرے پر پڑنے والی دھشتی کی گت زیادہ تیز ہو گئی۔"

"جیس جیتنے لگا۔"

"ایسا کام بتاؤ؟ مارک دہلا۔"

"جیتنے... دو گنی۔"

"تم ظفر ملک کے ساتھی ہو؟"

"ہاں میں ان کا سلام ہوں۔ جواب ایک غوردار صورت میں ملا۔"

"وہ اس وقت کہاں ہے؟"



"ظفر نے کہہ فیر سات میں ہے۔"

"عمران کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"تم نے اپنا ٹیبل کیوں بدل لیا؟"

"پولیس اور ڈاکٹر انکم کے کوئی ہماری تلاش میں تھے۔"

"اب ظفر کا خط کیا ہے؟"

"ڈاکٹر کی مچھلیوں اور بڑے ہاتھوں میں۔"

"مارک نے شیش کا سوچ آف کر دیا۔ دھشتی قائب ہونے لگی۔ اس کی گتوں پر ڈھک لگی۔ وہ پہلے ہی کی طرح بے ہوش تھا۔"

"تم نے دیکھا؟ مارک کہیں کی طرف ٹھکر بولا۔"

"نوسی دھشتی سے جھلی چاری تھی۔ مارک نے اس آدمی سے کہا۔ انہیں سچ دو جوازے کھولیں گے۔"

"نوسی خوف زدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔"

"یہاں سلام ہوتا تھا، جیسے اب وہ بھی بے ہوش ہو کر گر پڑے گی۔"

"میرے ساتھ آؤ؟ مارک نے ان سے کہا اور اس کے بڑھ چلا۔ دونوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔"

"وہ انہیں ایک کمرے میں لایا۔"

"تو مجھے کس وقت اس کا فخر کرنا ہے جناب؟ عمران نے پھر بھی کا مطالعہ کرتے ہوئے کہا۔"

"بڑ جاؤ؟ مارک نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔"

"دونوں نے چپ چاپ تھیل کی۔"

"اب ظفر کو بھی ہاتھ آجائے دو؟ مارک آہستہ سے بولا۔"

"وہ کہنے کی دتے دہری اب تم دونوں پر ڈالنا ہوں گی اصل سے پاس دیکھیں آکھوں کی کہ ہے میرا خیال ہے کہ عمران کی ہڈیوں میں نو تو ہے۔"

"یہ کیسے کہا جاسکتا ہے؟ عمران نے سوال کیا۔"

"اس پر مارک نے اسے اپنی جیب غائب ہو جانے کی بات سناتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ کوئی عورت بھی تھی؟"

"شک اس وقت دو آدمی کمرے میں داخل ہوئے اور وائس کے قریب ہی رک گئے۔"

"دیکھو؟ مارک نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔ یہی دونوں تو نہیں تھے؟"

"نہیں جناب؟ ایک نے جواب دیا۔ لیکن اس آدمی نے لکینٹینس دیکھا تھا۔"

"اور اسے؟ مارک نے نوسی کی طرف اشارہ کیا۔"

"یہ اس کے ساتھ نہیں تھی۔"

"بائیں ٹرم میں تھی سڑائیوں؟ عمران بول پڑا۔ فاسٹا آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے؟"

"بس جاؤ؟ مارک ہاتھ ہانک کر بولا اور وہ دونوں چلے گئے۔"

"ان کے جاتے ہی عمران ہی اٹھا تھا اور دوا زہ بولٹ کرتا ہوا بولا۔ یہ کونسی آجائے گا اور ہم گھنٹوں ڈر سکیں گے؟"

"کیسی گھنٹوں؟ مارک اٹھتا ہوا غم کیا۔"

"اس کے مستقبل کے بارے میں؟ عمران نے نوسی کی طرف اشارہ کیا۔"

"کیا مطلب؟"

"اس نے خواہ خواہ اپنی لاپی بلی زندگی برباد کی ہے؟"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"سر مطلب نے دوسروں کو بڑی بڑی رقیب دی تھیں اور اس نے چابی سے محض دوستی میں کام لگا لیا تھا۔"

"نہیں... تو تم مجھ سے رقم وصول کرنا چاہتے ہو، مجھ سے... مارک ایوان سے؟ مارک کے پیچھے میں سٹائی تھی۔"

"صرف یہ نہیں بلکہ مجھے ڈاکٹر انکم کا پتا بھی چاہیے؟"

"تم ڈاکٹر انکم کو کیا چاہو؟"

"سر مطلب...؟"

"جو اس... طلب تم کا ہے خوشدلی پر اس حد تک اعتماد نہیں کر سکتا۔"

"جتنی گامیاں دل چاہے وہ لے لیں۔ لیکن کسی کو کم از کم بچاس ہزار تو نہیں دیتے ہی پڑی گئے؟"

"دفعہ مارک ایوان نے ریلو اور نکال لیا اور عمران سے بولا۔"

"دو دانے کا بولٹ لگاؤ اور ہاتھ فوراً اٹھائے ہوئے... باہر نکل چلو؟"

"کیوں مذاق کر رہے ہو؟ عمران ہنس پڑا۔"

"ہاتھ آؤ؟ مارک دہلا۔"

"حلق میں تراش آجائے گی پیارے... اس طرح نہ بیجو؟"

"وہیں میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ کر وہ ساؤنڈ پروف ہے۔"

"کسی قسم کی آواز باہر نہ جانے کی تم فاسٹر کر کے دیکھو؟"

"یہ کیا کر رہے ہو... تھ... تم...؟ نوسی دو ہانسی آواز میں چلی۔"

"تمہارے بے سزا مارک ایوان سے چپاس ہزار ضرور وصول کروں گا۔"

"مجھے کچھ نہیں چاہیے" وہ ہدائی انداز میں بولی۔

جس نے وہ...

مارک نے اسے پاگل ہوا جاراٹھا تھا۔ اس نے عمران پر فائر جوہک مارا تو کسی پھر نہ...

مارک نے قہقہہ لگایا جس پر خوشی سے زیادہ بھلاہٹ کا حشر غالب تھا۔

"تم... مجھے جانے دو۔"

"تم... اب مجھے اس سازش کے بارے میں بتا دو۔"

قلب کا خون میں نے صاف کر دیا تھا۔

کوسی نے عمران کی طرف دیکھا جو فرسش پر بے حس حرکت اوندھا پڑا تھا۔

"اوجھرت دیکھو... وہ جہنم رسید ہو چکا ہے۔"

"تم... میں کچھ نہیں جانتی کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟"

"اس کو تم نے قلب کے ساتھ دیکھا تھا؟"

"نہیں... آں میں نے دیکھا تھا اور اس پر اعتماد کیسے کریتی..."

"نہیں... اس کی بات نہ کرو، پھر..."

"میں کچھ نہیں جانتی..."

"پروویسار انکم کے بارے میں کیا جانتی ہو؟"

"کچھ بھی نہیں... میرے لیے یہ نام بالکل نیا ہے۔"

"اگر زندہ رہنا چاہتی ہو تو اب اس طاقت سے لکھنے کا تصور ہی نہ کرنا چلو... باہر چلو... مارک نے کہا اس بار اس کا پھر تم تھا۔"

"مجھے نہ ہوا چھوڑ دو گے؟ فوٹو پشت سے عمران کی آواز آئی... پھر جتنی دیر میں مارک اس کی طرف نہرنا عمران نے اس پر سیدھا ٹنگ لگادی۔

کوسی بوکھلا کر ڈھاسے سے جا چکی تھی۔

مارک توقع سے کہیں زیادہ ثابت ہوا۔ اس نے عمران کو برے جھٹک دیا تھا۔ ایک بار پھر اس کا رویہ اور نکل آیا۔

بلکہ پلے دپے پانچ گولیاں بھی اگل دیں۔

عمران بڑے اطمینان سے سنگ آبد کا منظر ابھر کر رہا۔

رنگ گولیاں دیوار پر ٹنگ لگ کر اچھڑ رہی تھیں ایک اچھڑ ہوئی گولی مارک کی پیشانی پر لگی اور اس میں اتنی قوت باقی

تھی کہ وہ پیشانی کی کھال پھاڑ دیتی۔

جھلاہٹ میں اس نے خالی رویہ اور عمران پر سیدھا مارا۔

یہ کہ وہ بھی دیوار سے ٹکرا کر فرسش پر گر پڑا تھا۔

اس بار مارک نے عمران پر جھلاہٹ لگائی تھی اور اس سے مٹہ فرسش پر پڑا تھا تو اس سے اچھڑ کر گئے فلی گولی پہلے ہی اس کا پیرو ہو بلکہ کر چکی تھی۔

عمران اب اس کی پشت پر سوار ٹھکرایا گردن میں قہقی ڈال دی اور ہار مار اس کا سر فرسش پر مار دیا تھا۔

مارک کسی زخمی جینے کی طرح ڈکر لگا رہا۔

"ہو... دیتے ہو... چپاس ہزار یا نہیں؟ عمران نے مسکراتے ڈالے انداز میں پوچھا۔

"مجھے... چھوڑو... میرا خون خانہ جو رہا ہے۔ مارک بھڑائی ہوئی آواز میں بولا۔

عمران اسے چھوڑ کر اٹھ گیا مارک نے خود سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا عمران نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور ایک سوئے پر ڈال دیا۔ مارک بری طرح قلب پر ٹھکا۔

پیشانی سے بہنے والا خون ابھی تک تمام نہیں تھا۔

اس پر جھک کر زود سے خون منگ کر کہے نغم کی نوعیت کا ڈازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا۔

پالتو

پالتو جانور دوست کہنے والے ایک ذکاوت میں ایک بھڑی شکل میں متزل جانور نہیں اور ایک سے لگا لگا جیسا کہ شہدار کا ہے جو اس کے شکایت کا ثابت فرمانہ دار اور رسالت جلدی سے جوب دے۔

لگ بھگ اس کے پلے میں سے ہر گز اور پلے میں سے ہر گز۔

"میں پالتو جانور ہوں اس لیے کسی سادہ مندی سے کھا۔"

اور پالتو...

پشت

پشت کے معنی پچھلے ہیں۔

پشت کی کوئی عورت ہے۔

پشت کے ساتھ میں کر سکتا ہوں اس کے سر پر لے لے لے...

نہیں آسکیں اگر اچھے تو گولیاں بھی مجھ سے کتر کر نکل جاتی ہیں۔"

"تم کوئی خلیفہ روح ہو؟"

"معاذ کی بات نہ کرو... ہاس!"

"ہاس!" مارک طنز پر بولے "کیا تم مجھے ہو کر اب بھی تمہارے فریب میں آ جاؤں گا؟"

"اس فریب کی کیا بات ہے ہاس؟"

"تم نے ڈاکٹر اسٹیکر کا نام کیوں پیا تھا؟"

"نام نہیں پیا تھا، بلکہ اس کا پتا پوچھ رہا تھا۔"

"کیوں...؟"

"چپاس ہزار اس سے اپنے لیے وصول کروں گا، اس نے مجھے خواہ مخواہ بہت پریشان کیا ہے۔"

"تم کون ہو؟ مارک نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نامہ اٹھا کر بولا۔

"چپ چاپ بیٹھو، اور دوسری دوسری جگہ سے نخون نکل پڑے گا اور تمہاری آنکھائی والہ عترت کی صلو آس میں پڑیں گی۔"

"تم یہاں سے زندہ نہ نکلیں جمل سوچے۔"

"تمہیں تم کے لیے کمرے سے باہر نہیں نکلوں گا۔ مطلقاً نہ ہوں جانتا ہوں کہ یہاں کے کمرے کس انداز میں سفاک ہوں گے۔ میں تو پ بھی چل جانے تو باہر آواز نہیں جسنے گی۔"

مارک کچھ نہ بولا۔ کوسی عمران کے شانے سے لگی کھڑی سبک رہی تھی۔

"نکل چلو، یہاں سے نکل چلو اگر اسے باہر نکلنے کا موقع مل گیا تو پھر نہ لکھن ہو گا۔"

"تم نہ کوشی سے اوجھرتھو؟ عمران اسے الگ ہٹاتا ہوا بولا۔

"مجھے چپاس ہزار نہیں چاہیے۔"

"اب تو میری زبان سے نکل گیا ہے... جو کر رہے گا جافز اوجھرتھو۔"

"تم... میرے پاس کیش نہیں ہے، مارک غریبا۔"

"تو پھر میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔"

"کیا بھلا ہے؟" مارک اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں عمران کی لالت اس کے پیٹ پر پڑی۔

اور وہ مدھم مدھم دوسری طرف اٹھ گیا۔

خدا کے لیے نکلوا یہاں سے؟ فوسی پھر منتقلی لیکن عمران اس کی طرف توجہ دینے بغیر مارک پر ٹوٹ پڑا اور دوبارہ اٹھنے کا موقع دینے بغیر اپنی مانی سے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیے۔

مارک برابر دھڑلے جارہا تھا اور عمران کی طرف سے یہ دھکی بھی بار بار ڈھرائی جاتی رہی تھی کہ کسی دوسری جگہ ضرب لگا کر خون نکال دے گا۔

ہاتھ باندھ چھٹنے کے بعد مارک کے ٹکڑوں سے پر بھی... ہاند سے پتھر وہیں ایک انداز میں پرے مل گئے تھے۔ پھر دفعہ عمران نے اس کی دونوں کتھیاں دہائی شروع کیں اور وہ چیختے چیختے خاموش ہو گیا اس کے بعد عمران نے فوسی کے قریب آکر کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو... میں ابھی آیا؟"

"اور اگر کوئی آگیا تو کیا ہوگا؟"

"کوئی بھی نہیں آسکتا۔ باہر سوچ بورد پر سرخ رنگ کا ایک بلب روشن کر دوں گا جس کا مطلب یہ ہوگا کہ مارک کمرے میں موجود ہے اور طلب کیے جانے پر وہی کوئی دوسرا شخص کمرے میں داخل ہو سکے گا۔"

"تم یہ سب کیا جانو؟"

"یہاں پہلے ہی میرا قیام رہا ہے آخر مسٹر مارک ایون میرے پاس ہی کوئیں یا وہ بائیں آکھ دیار گولا۔"

"مہم... میں نہیں اتنا بڑا فتنہ نہیں کھینچتی تھی؟"

"بس بائیں... فتنہ... میں جارہا ہوں... وہ تہہ بگرہی ہے کہ آدھے ٹھٹھے سے پہلے ہوش میں نہیں آسکے گا چپ چاپ بیٹھ رہنا۔ ہاتھ پر باندھ دیے ہیں۔ ہوش میں آنے کے بعد بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔"

فوسی نے غویل سانس سے کمر کو مھانسی جنبش دی اور وہ ان کے کمرے سے نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ سوچ بورد پر سرخ بلب پہلے ہی سے روشن تھا۔

اب اسے ہمیں اور اس مشین کی تلاش تھی، تو اس پر آزمائی گئی تھی۔

جیسے ایک کمرے میں بیٹھا مل گیا تھا۔ ایک سلی آدی اس کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اور اس کے ہاتھ پشت پر باندھے ہوئے تھے اور چہرہ ویران ویران سا تھا۔

عمران نے اس سے کہا کہ وہ ہمیں کو مارک کے پاس

لے جائے گا۔ عمران کو وہ پہلے ہی مارک کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔ لہذا اس نے جیسے کو اس کے حوالے کر دیا۔

"کتنے ہی جانتے ہیں۔ میں ہی نے جاؤں گا؟"

"تاگر اچھا ہے؟"

"تم جا کر اس سے کہو... یہاں پہنچاؤ۔"

سلی آدی انہیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا اور فوسی دیر بعد اس آدی کے ساتھ واپس آئی۔ جو کچھ دیر پہلے جس کے لیے مشین لایا تھا مشین ساتھ تھی عمران نے لڑائی سنبھال لی اور اس کو آگے گئے چلتے کا حکم دیا۔

کمرے کے سامنے پہنچ کر مڑا اور باہری سسٹن پڑی تھی۔ کوئی اس کے پیچھے نہیں آیا تھا۔

تیسرے کمرے میں داخل ہوا مارک بدستور بے ہوش تھا۔ ہمیں نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنے ہمیں ہونے کا مشن کتنا لیا تھا؟ عمران نے اس سے پوچھا۔

ہمیں کھانسی کر بولا۔ "بڑا بے حال تھی بار بار تو انہیں مزاحیہ باتیں لگتی ہوں؟"

"تم یہ بھی بتاؤ کہ پھر انکے نظریہ کیا ہے؟"

"نہیں... فوسی بھلا کر بولا۔

عمران نے فوسی سے دور سے جا کر آہستہ سے بولا۔ "یہ جانتا ہے کہ وہ دوسری بات تمہیں یاد ہے کہ نہیں؟"

"نہیں... تم کون ہو؟"

"اگر...؟ عمران نے آواز بدلے بغیر کہا... اور ہمیں متحیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر اچھل پڑا۔ اور پھر اس نے پاگوں کے سے انداز میں ٹوٹ پڑا۔

جہاں سے مارک بولا گا... ہوش میں آ جا۔ عمران اس کی گردن پکڑ کر بولا۔

یس... ییس... ییس... یی نہیں مجھے تعجب یاد نہیں کہ میں نے اعتراض کیا ہوتا۔

ٹھیک ہے۔ اب آؤ۔ مسٹر مارک کو فوش سے اٹھنے میں میری مدد کرو۔

دونوں نے اسے سوتے پر بٹا دیا اور پھر عمران نے لڑائی پر بھی ہوئی مشین کو اس کے سامنے لگا کر منظرہ کرنے لگا۔ کہ روشنی کا دائرہ چہرے پر ہی پڑے گا یا نہیں۔ چنگ۔

مارک بڑا تھا۔ اس کے پاس جگہ سے بہ آسانی سوچی ہوئی ڈنگ پہنچ گئی۔ مشین کو پریٹ کرنے کا طریقہ اسی وقت نہیں دیکھ کر چکا تھا جب وہ جیسے پر آزمائی گئی تھی۔

بہلا میں دیتے ہی جو روشنی خارج ہوئی تھی اس نے مارک ایون کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ دوسرا این دبا تو اس نے چیخا شروع کر دیا۔

"تمہاری پادری کا سربراہ کون ہے؟" عمران نے مذاق میں سوال کیا۔

"ڈاکٹر... فنگر۔"

"وہ کہاں رہو پش ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"تیار ہاتھ کہاں سے کر دلوں کیا جاتا ہے؟"

"فی الحال کوئی مخصوص جگہ نہیں ہے۔"

"کر دلوں کا دائرہ عمل کیا ہے؟"

"ایک خزاں۔"

"کس ڈنگ سسٹم بہ آسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے؟"

"نہیں۔ بہت آسانی سے؟"

"اس وقت وہ کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"وہ کس کے پاس میں ہے؟"

"ڈاکٹر... فنگر کے۔"

"انہی پہلی ٹھہریں تمہاری پادری کے کتے اسی موجود ہیں؟"

"نہیں...؟"

عمران نے قریب سے فوسی اور سلی نکالی اور ان کے نام اور پتے نوٹ کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

پھر مارک ایون بول رہا تھا اور سلی تیزی سے فوسی کی طرف پھرتی رہی تھی۔

تمہاری مقامی تنظیم میں کل کتنے بڑے آدمی شامل ہیں؟

"نہیں...؟"

"ان کے نام اور پتے بتاؤ۔ فنگر۔ ایک؟"

اس کے بعد صرف مارک ہی کی آواز کمرے میں گونجتی رہی۔

آٹھ آدمیوں کے نام اور پتے سکھ جائے تھے کہ مارک

عمران نے فوری طور پر مشین کا سوچ آف کر دیا اور مارک کے چہرے پر پڑنے والی تیز روشنی غائب ہو گئی۔

مارک کسی فوجی یا نوکی طرح اپنے چارے تھا۔ وہ صرف تین تین الفاظ نہیں تھے پھر بتدریج آواز خف ہوئی چلی گئی اور بالآخر وہ پھر سے بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔

"سب کچھ چھوڑتے ہو گیا؟ عمران جیس کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

"اتنی دیر تک سسٹن اس کے چہرے پر روشنی نہ ڈالی۔"

چہا پتے تھی؟

"اب یہ سب کچھ ختم ہی کر دو، ورنہ میرا مارٹ فیل ہو جائے گا۔ فوسی نے باقاعدہ طور پر روتے ہوئے کہا۔

عمران نے فوسی جیب میں رکھی اور فوسی سے بولا۔

"مجھے افسوس ہے کہ اب میں اس سے تمہارے لیے مبلغ پچاس ہزار وصول کر سکوں گا۔"

"خدا کے لیے یہاں سے نکلو۔"

"ہاں... یقیناً۔"

مارک ایون کے ملازمین عمران پر اس کی خصوصی ملاحظات دیکھ چکے تھے اور انہیں علم تھا کہ وہ فوسی سمیت کس کمرے میں موجود ہے۔ باہر سوچ بورد پر سرخ بلب کا مطلب یہ تھا کہ ملازمین غفل اندازی سے باز رہیں۔

عمران نے فوسی کے ہاتھ پشت پر باندھے اور ان دونوں کو کمرے سے نکال کر باہر کی سڑک پر کھڑا کر دیا۔

اس سے پہلے وہ بے ہوش مارک ایون کے ہاتھ پر کھول چکا تھا اور اسے اس طرح مصلحہ پر لٹا دیا تھا جیسے خود ہی لیٹ کر سو گیا ہو۔

مارک کے ملازمین دیکھتے ہی رہ گئے تھے اور وہ ان دونوں کو ساتھ لیے باہر نکلا چلا آیا تھا۔

وہ گاڑی باہر موجود تھی جو عمران کو مارک نے اس کے استعمال کے لیے دی تھی۔ دونوں کو پھلی سیٹ پر بٹھا کر عمران نے اسٹینڈنگ سنبھالا۔

کچھ دیر بعد وہ پکیزہ میں تھے عمران نے فنگر کو تلاش کر کے جیس کو اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ بس اب چلتے پھرتے نظر آؤ۔ یہاں تمہاری موجودگی ضروری نہیں ہے۔"

"مہم... مگر جانتے کہاں؟ شہر میں کیسی قیامت... ہلفر بھلہ پورا کر سکا جو عمران نے اس کا شانہ ختم کر کہا۔

